Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries
and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16.C.44.
16 C 44

لیا جھکا کعبے کی جانب ہی قبلہ بادل — سجدہ کرتا ہی سوئے شہر بطحا بادل
چھوڑ کر سکدہ ہند صنم خانہ برج — آج کعبے میں بچھاتی ہی مصلا بادل

سبزۂ چرخ کو نہ دھیا رہی لگا کر لایا — شہسوار عربی کے لیے کالا بادل
بحر امکان میں رسول عربی دُر یتیم — رحمت خاص خداوند تعالی بادل

قبلۂ اہل نظر کعبۂ ابروے حضور — ہوئے سر قبلے کو گھیرے ہوئے کالا بادل
رشک سے شعلۂ رخسار کی روتی ہی برق — برق کے سینہ پہ ہی رکھے ہوئے پلا بادل

دور پہونچی اب جہان بخش نبی کی شہرت — شمس را کہتے ہیں کیا حضرت عیسا بادل
چشم انصاف سی دیکھ آپکی دندان شریف — در یکتا ہی ترا اگرچہ یگانا بادل

تھا سند دھاتا ر فرشتوں کا در اقدس پہ — شب معراج میں تھا عرش معلا بادل
آمد و رفت میں تھا ہمقدم برق براق — مرغزار چمن عالم بالا بادل

ہفت اقلیم میں اس دین کا بجایا ڈنکا — تھا تری عام رسالت کا گرجتا بادل
دین اسلام تری تیغ دو دم سے چمکا — یا او ٹھلے قبلے سی دیتا ہوا کاندھا بادل

آستانے کا ترے دہر میں وہ رتبہ ہی — کہ جو نکلا تو جھکائی ہوئی کاندھا بادل
تو وہ فیاض ہی در پر ترے سائل کی طرح — فلک پیر کو لایا دی کاندھا بادل

تیغ میدان شجاعت میں چمکتی بجلی — ہاتھ گلزار سخاوت میں ہی ستا بادل
محسن اب کیجیے گلزار مناجات کی سیر — کہ اجابت کا چلا آتا ہی گھرتا بادل

سب سے اعلی ہی سرکار ہی سب سے افضل — میرے ایمان مفصل کا بھی ہے مجمل
ہے تمنا کہ رہے نعت سے پر خالی — نہ مرا شعر نہ قطعہ نہ قصیدہ نہ غزل

دین دنیا میں کسی کا نہ سہارا ہو مجھے — صرف تیرا ہو بھروسا تری قوت ترا بل
ہو مرا ریشۂ امید وہ نخل سر سبز — جسکی ہر شاخ میں ہو پھول ہر اک پھول میں پھل

آرزو ہی کہ ترا دھیان رہے تا دم مرگ — شکل تیری نظر آئے مجھے جب آئے اجل
نام احمد بزبان سر بالیں بصدر — لب پہ ہو صل علی دل میں ہو عز و جل

روح سے میری کہیں ہو پیار سے غزن اپیل — کہ مری جان نبی کو جو چلتی ہی نہ چل
دم مردن یہ اشارہ ہو شفاعت کا تری — فکر فردا تو نکر دیکھ لیا جائیگا کل

یاد آئینۂ رخسار سے حیرت ہو مجھے — گوشۂ قبر نظر آئے مجھے شیش محل
منیر بان بنکے نکیرین کہیں گھر ہی ترا — نہ او ٹھانا کوئی تکلیف نہ ہونا بیکل

رخ انور کا ترے دھیان رہے بعد فنا — میرے ہمراہ چلے راہ عدم میں مشعل
حذف ہوں میری گناہان ثقیل اور خفیف — آئیں میزان میں جب افعال صحیح و معتل

میری شامت سے ہوا راستہ گیسوے سیاہ — عارض شاہد محشر ہو اگر حسن عمل
صف محشر میں ترے ساتھ ہو تیرا مداح — ہاتھ میں ہو یہی مستانہ قصیدہ یہ غزل

قطعہ تاریخ منشی امیر احمد مینائی لکھنوی متخلص بہ امیر

کہیں جبریل اشارے سے کہ ہاں بسم اللہ — سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل

نعت میں حضرت محسن نے قصیدہ لکھا — جسکا ہر شعر ہی گلزار جناں کا اک گل
ہاتھ آیا مجھے تاریخ کا مصرع یہ امیر — مدح محبوب رب سبل شمع شبل ناصر کل

۹۳ — ۱۲ھ

خاتمۃ الطبع بعد حمد حضرت رب العلا جل جلالہ و نعت جناب محمد مصطفے عم نوالہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین الی یوم الدین کے واضح ہو کہ یہ مجموعہ از اہیر متنوعہ اعنی دستنبوئے نعتیہ محاسن مسمی بہ **گلدستۂ محسن** تصنیف لطیف ہزار داستان گلستان سخن گوئی جناب مولوی **محمد محسن** کاکوروی وکیل عدالت مین پوری مطبع فیض منبع نامی و عظامی جمہور جناب منشی **نول کشور** واقع دار السرور کانپور میں باہتمام تمام منصرم باکمال **لالہ شمشیر دیال** سے ماہ جولائی ۱۸۹۲ء کو چھپ کر رواج بخش عاشقان حضرت خیر الانام ہوا صلے اللہ علی خیر خلقہ کا نعرہ زبان زد خاص و عام ہوا

INDIAN INSTITUTE

کیا جنون خیز ہے لکھنے مین صریر کلک
کہ سیاہی سے ہی ہر حرف کو سودے کا خلل

دل مین کچھ اور ہی ترتیب سے نکلتا ہی کچھ اور
لفظ بے معنی ہین اور معنی ہین بیچ بے دنگل

کبھی گنگا پہ بھٹکتا ہی کبھی جمنا پر
گھاگرا پر کبھی گذرا کبھی ستو ہی چمبل

ہان سچ ہی کہ طبیعت نے اوڑایا ہی غبار
ہو گئی آئینہ مضمون کی وہ چندان صیقل

اک ذرا دیکھئے کیفیت معراج سخن
ہاتھ مین جام زحل شیشہ مہ زیر بغل

یعنی اوس نعت کی سیارئین پہونچا کہ جہان
خرمن برق تجلی کا لقب ہی بادل

کہین طوبے کہین گہ کہین فردوس برین
کہین بہتی ہوئی نہر لبن و نہر عسل

کنز مخفی کے کسی سمت نہان تہ خانے
اک طرف منظر قدرت کے عیان شیش محل

گل بیرنگی مطلق سے لہکتے گلزار
بے نیازی کے ریاحین سے جھکتے جنگل

گل خوشرنگ رسول مدنی عربی
زیب داماں ابد طرہ دستار ازل

اوج رفعت کا قمر نخل دو عالم کا ثمر
بحر وحدت کا گہر چشمہ کثرت کا کنول

مرجع روح امین زینت عرش برین
حامی دین متین ناسخ ادیان و ملل

جی مین آتا ہی لکھون مطلع برجستہ اگر
وحی مین آکے قلم ہاتھ سے جاتا نہ اوچھل

دور خورشید کی بھی عشق مین جا نکلی صبح
تا ابد دور محمد کا ہے روز اول

سجدۂ شکر مین ہے ناصیہ عرش برین
خاک سے پائی مقدس کی لگا کر صندل

لطف سے تیری ہوئی شوکت ایمان محکم
قہر سے سلطنت کفر ہوئی سست اچل

شانہ حضرت کا ہی مشہد یدہ و لام ملیل
صاد مازاغ البصر سرمہ چشم اکحل

تیری تشبیہ کا ہی آئینہ خانہ تنزیہ
شان بیرنگی مطلق ہی تجھے رنگ محل

ہو سکا ہی کہین محبوب خدا غیر خدا
اک ذرا دیکھ سمجھ کر مری چشم احول

نظر آئے مجھے احمد مین اگر دال دوئی
روز محشر ہون الٰہی مری آنکھین احول

ہر سخن گو کو نہ انشا کی نہ املا کی خبر
ہو گئی نظم کی انشا و خبر سب بے جل

لکتنا بے قید ہوا کس قدر آوارہ پھرا
کوئی مصدر نہ بچا اوس سے نکو ہی استل

چھینٹے دینے سے نہ محفوظ رہی قلزم و نیل
نہ بچا خاک اوڑانے سے کوئی دشت و جبل

رہے معنی ہی سو کہنے مین بھی اعلیٰ کی طرف
تاکتا ہی تو ثریا کی سنہری بوتل

گرتے پڑتے ہوئی مستانہ کہان رکھا پانو
کہ تصور بھی وہان جا نسکے سر کے بل

تار باران سلسل ہے ملائک کا ورود
ہے تسبیح خداوند جہان عز و جل

کہین جبریل کی حکومت پہ کہین اسرافیل
کہین رضوان کا کہین ساقی کوثر کا عمل

عاشق جلوہ طلبگار کہین چشم قبول
ناز معشوق کے پردے مین کہین حسن عمل

باغ تنزیہ مین سرسبز نہال تشبیہ
انبیا جسکی ہین شاخین عرفان ہین کونپل

نہ کوئی اوسکا مشابہ ہی نہ ہمسر نہ نظیر
نہ کوئی اوسکا مماثل نہ مقابل نہ بدل

مہر توحید کی ضو اوج شرف کا مہ نو
شمع ایجاد کی لو بزم رسالت کا کنول

ہفت اقلیم ولایت مین شہ عالیجاہ
چار اطراف ہدایت مین نبی مرسل

منتخب نسخہ وحدت کا یہ تھا روز ازل
کہ نہ احمد کا ہی ثانی نہ احد کا اول

شب اسرا مین تجلی سے رخ انور کی
پڑ گئی گردن فرقد مین سنہری ہیکل

افضلیت پہ تری مشتمل آثار و کتب
اولویت پہ تری متفق ادیان و ملل

مسجد چاہ مین اعلیٰ کی ہین یعنی ادنیٰ
مصرف جود مین اکثر کا مرادف ہی اقل

جسطرف ہاتھ بڑھین کفر کے ہٹ جائین قدم
جس جگہ پانون رکھین سجدہ کرین لات و ہبل

ہی حقیقت کو مجاز آپکا حیرت کا مقام
بے نیازی کو نیاز آپکا نازش کا محل

رفع ہونیکا تھا وحدت کثرت کا خلاف
سیم احمد نے کیا آکے یہ قصہ فیصل

پھر اوسی طرز کی مشتاق ہی ہوا جی طبع
کہ ہی اس بحر مین اک قافیہ اچھا بادل

غزل

لہر لیتا ہے جو بجلی کے مقابل سبزہ
چرخ پر بادلا پھیلا ہے زمین پر مخمل
ہمزبان وصف چمن مین ہوئے سب اہل چمن
طوطیوں کی جو ہے تضمین تو بلبل کی غزل
جس طرف دیکھیے بیلی کی کھلی ہین کلیان
لوگ کہتے ہین کہ کرتی ہین فرنگی کو نسل
شاخ پر پھول ہین جس شکل زمین پر سنبل
سب ہوا کھاتی ہین گلشن مین سوار او پیدل
شجرۂ پیر مغان مین نکل آئین شاخین
حرمت دختر رز مین نظر آتا ہے خلل
سبزۂ خط سے ہوا ہونے لگی سرخی لب
چمن حسن سے لالی اوڑ گئی بنکر پرل
خندہ ہائے گل قالین سے ہوا شور و نشور
کیا عجب ہے جو پریشان ہے خواب مخمل
شاخ شمشاد پہ قمری سے کہو چھیڑے ملار
نونہالان گلستان کو سنائے یہ غزل
سمت کاشی سے گیا جانب متھرا بادل
برج مین آج سر کشن ہی کالا بادل
شاہد گل کا لیے ساتھ ہے ڈولا بادل
برق کہتی ہے مبارک تجھے سہرا بادل
چرخ پر بجلی کی چل پھر سے نظر آتا ہے
سبزہ چمکا ہے ہلاتا ہوا ابر چھا بادل
بجلی دو چار قدم چلکے پلٹ جائے کیون
وہ اندھیرا ہے کہ پھرتا ہے بھٹکتا بادل
سیر آنکھون مین سماتا نہین جوش و خروش
کسی بے درد کو دکھلائے کرشمہ بادل
طپش دل کا اوڑایا ہے نقشہ بجلی
چشم پرآب کا دھویا ہوا خاکا بادل
کچھ ہنسی کھیل نہین جوشش گریہ کا ضبط
یہ مرا دل ہے یہ میرا ہے کلیجا بادل
راجہ اندر ہے پرنجانہ مے کا پانی
نغمہ نے کا سر کشن کنھیا بادل
دیکھتا گر کہین محسن کی فغان و زاری
نہ گرجتا کبھی ایسا نہ برستا بادل
باغ مین ابر سیہ مست چڑھا کر آیا
جام خورشید مے میکدہ برج حمل
جام لے بادہ سے کہتے ہین کہ رندون کو نہ چھیڑ
دست لے جام سے کہتے ہین کلیجون کو نہ مل
کیسی افسردگی کیا بات ہے مرجھا نکلی
غنچہ کہتا ہے لجالو سے کہ گلشن سے نکل
مصر والونکو ہے ڈر یہ کہ زلیخا کے لیے
سر بازار نہ بکنے لگے یوسف کا مثل

جگنو تے پھرتے ہین جو گلبن مین تو آتی ہے نظر
صحف گل کی حواشی پہ طلائی جدول
تخت طاؤسی گلشن پہ ہے سایہ کیے ابر
چتر کھولے ہوئے فرق شہ گل پر سنبل
آہ قمری مین مزہ اور مزے مین تاثیر
سرو مین دیکھیے پھول آنے لگے پھولون مین اچھل
پھول ٹوٹی ہوئے پھرتے روشون ہین نسیم
یا سڑک پر ہین ٹہلتے ہوئے گلگون کوتل
سنسناتے ہین نالون کی جگر کے ٹکڑے
شجرۂ آہ رسا مین نکل آئی کوپل
صاف آمادۂ پرواز ہے شامان کی طرح
پر لگائی ہے مژگان صنم سے کاجل
طرفہ گردش مین گرفتار عجب پھیر مین ہے
سرمہ سے نیند مری دیدۂ بیدار کھول

غزل

سمت کاشی سے گیا جانب متھرا بادل
تیرتا ہے کبھی گنگا کبھی جمنا بادل
خوب چھایا ہے سر گوکل و متھرا بادل
رنگ مین آج کنھیا کی ہے ڈوبا بادل
سطح افلاک نظر آتی ہے گنگا جمنی
روپ بجلی کا سنہرا ہے رپہلا بادل
جبتلک آج مین جمنا ہے یہ کھلنے کا نہین
ہے قسم کھائے اوٹھا ہے ہوئی گنگا بادل
چشمۂ مہر ہے عکس رگ گل سے دریا
پرتو برق سے ہے سونے کا بجرا بادل
دل بیتاب کی ادنی سی چمک ہے بجلی
چشم پرآب کا ہے ایک کرشمہ بادل
اپنی کم ظرفیوں سے لاکھ فلک پہ چڑھ جائے
میری آنکھونکا ہے اوترا ہوا صدقا بادل
جام عمر فلک پیر ہوا ہے لبریز
لیے آتا ہے جنازہ دی کا کاندھا بادل
جوش پر رحمت باری ہے چڑھاؤ خم مے
چشمک برق سے کرتا ہے اشارا بادل
پھر چلا خامہ قصیدے کی طرف بعد غزل
کہ ہے چکر مین سخنگو کا دماغ مختل
چشم میکش مین گلابی ہے کہ پھولا ہے گلاب
پھول کی پنکھڑی کا کھلا ہے کہ کھلی ہے بوتل
گوہر دل کو گھڑے سنگ دلی سے پیسا
کشتی مے کو بنایا ہے تر ساقی نے کنول
سیر مینا شست کی مصروف ہے چپ پانون ہے لنگ
شغل مین چاک گریبان کی جو تھا ہے شل
ہے گلا گھونٹ گیا شمع شبگیر کا پھول
چلتے چلتے جو قلم ہاتھ سے جاتا ہے نکل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدیح خیر المرسلین

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل
برق کے کاندھے پہ لاتی ہے صبا گنگا جل

گھر میں اشنان کریں سرو قدان گوکل
جا کے جمنا پہ نہانا بھی ہے اک طول امل

خبر اڑتی ہوئی آئی ہے مہابن میں ابھی
کہ چلے آتے ہیں تیرتھ کو ہوا پر بادل

کالے کوسوں نظر آتی ہیں گھٹائیں کالی
ہند کیا ساری خدائی میں بتوں کا ہے عمل

جانب قبلہ ہوئی ہے یورش ابر سیاہ
کہیں پھر کعبے میں قبضہ نہ کریں لات و ہبل

دھر کا ترسا بچہ ہے برق لیے جل میں آگ
ابر چوٹی کا برہمن ہے لیے آگ میں جل

ابر پنجاب تلاطم میں ہے اعلی ناظم
برق بنگالۂ ظلمت میں گورنر جنرل

نکھلا آٹھ پہر میں کبھی دو چار گھڑی
پندرہ روز ہوئے پانی کو منگل منگل

دیکھیے ہوگا سری کرشن کا کیونکر درشن
سینۂ تنگ میں دل گوپیوں کا ہے بیکل

راکھیاں لے کے سلونوں کی برہمن نکلیں
تار بارش کا تو ٹوٹے کوئی ساعت کوئی پل

ابکی میلا تھا ہنڈولے کا بھی گرداب بلا
نہ بچا کوئی محافہ نہ کوئی رتھ نہ بہل

ڈوبنے جاتی ہیں گنگا میں بنارس والے
نوجوانوں کا سنیچر ہے یہ بڑھوا منگل

تہ و بالا کیے دیتے ہیں ہوا کے جھونکے
بیڑے بھادوں کے نکلتے ہیں بھرے گنگا جل

کبھی ڈوبی کبھی اچھلی مہ نو کی کشتی
بحر اخضر میں تلاطم سے پڑی ہے ہلچل

قمریاں کہتی ہیں طعنے سے مزاج عالی
لالۂ باغ سے ہنڈولے فلک کھیم کسل

شب دیجور اندھیری میں ہے بادل کی نہاں
لیلی محمل میں ہے ڈالے ہوئے منہ پر آنچل

شاہد کفر ہے مکھڑے سے اٹھائے گھونگھٹ
چشم کافر میں لگائے ہوئے کافر کاجل

جوگیا بھیس کیے چرخ لگائے ہے بھبوت
یا کہ بیراگی ہے پربت پہ بچھائے کمبل

شب کو مہتاب نظر آئے نہ دن کو خورشید
ہے یہ اندھیر مچائے ہوئے تاثیر زحل

وہ دھواں دھار گھٹا ہے کہ نظر آئے نہ شمع
گرچہ پروانہ بھی ڈھونڈھے اسے لیکر مشعل

نور کی پتلی ہوئی پردۂ ظلمت میں نہاں
چشم خورشید جہاں بیں میں ہیں آثار سبل

آتش گل کا دھواں بام فلک تک پہنچا
جمگیا منزل خورشید کی چھت میں کاجل

ابر بھی چل نہیں سکتا وہ اندھیرا گھپ ہے
برق سے رعد یہ کہتا ہے کہ لانا مشعل

جس طرف سے گئی بجلی پھر ادھر آ نہ سکی
قلعۂ چرخ میں ہے بھول بھلیاں بادل

فیض ترطیب ہوائی یہ دکھائی تاثیر
زر محلول ہے اخگر تو کھرل ہے منقل

آب آئینہ تموج سے بہا جاتا ہے
کیجیے تصویر سے گرنا نہ کہیں دیکھ سنبھل

آج یہ نشو و نما کا ہے ستارہ چمکا
شاخ میں کاہکشاں کی نکل آئی کونپل

دیکھتے دیکھتے بڑھ جاتی ہے گلشن کی بہار
دیدۂ نرگس شہلا کو نہ سمجھو احول

خضر فرماتے ہیں سنبل سے تری عمر دراز
پھول سے کہتے ہیں پھلنا ہے گلزار امل

عطر افشاں ہے شبیہ گل نسرین و سمن
نخل وادی موسی سے ٹپکتا ہے عسل

اے حب نبی کی مری سینہ مین ہے
ایمان کا غروب ہوئی پہ جب بارہ آیا
ہیجاؤ گے ہاتھ زندگی سے دھو کر
گر نکتہ نوازی کا ترے دھیان آئے

اور انکا ہی خیال مر کے جینے مین ہے
تب دہر مین وہ سید سجاد آیا
بچ جائینگے اقربا تمہارے رو کر
بخشش کا معما نظر آسان آئے

اپنا جب بند ہو آواز مرا دم ٹوٹے
جلدی ہوئی ایسی کچھ اس عالم تک
محسن کب پوچھتی ہو جو دگر بار
مداح کے یارب عدد احمد ہون

آہنگ حجاز ہو مدینے مین سے ہے
سایہ بھی حضور کے نہ ہمراہ آیا
جنت کو چلے جاؤ مدینے ہو کر
جب روز حساب وقت میزان آئے

قاعدہ سہ رایان پیدا شدن لفظ احمد از احد و احد از احمد و نیز از لفظیکہ فرض کردہ شود بلا تبدیل و تغییر قاعدہ ایجاد مولوی محمد احسن سلمہ اللہ اکسٹرا اسسٹنٹ ضلع سلطانپور ملک اودھ برادر خورد مصنف قصیدہ

اے خلوتیان پردہ راز
گوشے کہ صدا چہ میدہد ساز
از جوہر و عرض ہر چہ بودست
آئینۂ وحدت وجود است

رنگین چمن جہان و مافیہ
رنگین بود از بہار تنزیہ
ہر قطرہ بساط بحر بر دوش
ہر ذرہ بہار مہر در جوش

در عالم وحدت آشنائے
تاج سر بلندگی خدائے
آری ز دل حقیقت آگاہ
خوش گفت ہر آنکہ گفت واللہ

خاصان خدا احد انباشند
لیکن ز خدا احد انباشند
اینک سر پائے از سر و چشم
در گوش رسید و بردہ ہوشم

پیدا شود از نوای این نے
احمد مثل احد ز ہر شے
پیش نظرت ظہور گیرد
احمد ز احد احد ز احمد

پس ہر لفظی کہ خواہی ایجاد
اعدادش کن چہار چندان
یک کم کن و ضرب دہ بچارش
کن طرح ز ہشت و بر شمارش

بنیاد عمل بود ازین جا
یعنے پس طرح ما بقی را
در سہ بزن و زیادہ کن یک
حاصل شودت احد بلاشک

وز بہر حصول احمد آن را
زن در احد و احد بیفزا
بر فکر تو احسن آفرین باد
احسنت ز معنئے آفرین باد

مثالہ احمد عددہ ۵۳ ضرب در ۴ حاصل ۲۱۲ بعد کمی یک ۲۱۱ ضرب ثانی در ۴ حاصل ۸۴۴ تقسیم بر ہشت باقی ۴ ضرب در ۳ حاصل ۱۲ ایک زیادہ حاصل ۱۳ احد شد **مثال ثانی** احد عددہ ۱۳ ضرب در ۴ حاصل ۵۲ بعد کمی یک ۵۱ ضرب ثانی در ۴ حاصل ۲۰۴ تقسیم بر ہشت باقی ۴ ضرب در ۱۳ حاصل ۵۲ یک زیادہ حاصل ۵۳ احمد شد **مثال ثالث** غلام احمد عددہ ۱۱۲۴ ضرب در ۴ حاصل ۴۴۹۶ بعد کمی یک ۴۴۹۵ ضرب ثانی در ۴ حاصل ۱۷۹۸۰ تقسیم بر ہشت باقی ۴ ضرب در ۳ حاصل ۱۲ ایک زیادہ حاصل ۱۳

احد شد ہکذا

کاروان دور [illegible] من [illegible]
[illegible]

نیست [illegible] صد [illegible] پیمان
[illegible] بیان
[illegible] زبان
این [illegible] ایمان

دور از تن جدا [illegible] ز دوران
سینہ [illegible] بایان
جان [illegible] لب [illegible] نیفتان
دل میان درد [illegible] دایان

یا حبیب الالٰہ خذ بیدی ما بعجز نے سواک مستندی	یا حبیب الالٰہ خذ بیدی ما بعجز نے سواک مستندی	یا حبیب الالٰہ خذ بیدی ما بعجز نے سواک مستندی

ناکسان بے سبب مرا دشمن
ہمہ خود آشنا خدا و[1] دشمن
دوستان سنگدل و فا دشمن
حملہ محسن[2] کش آشنا دشمن
یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
ما بعجز نے سواک مستندی

[1] اضافت مقلوب یعنے دشمن خدا

[2] تخلص حضرت استادی مولوی محمد محسن کاکوروی مدظلہ العالی

رباعیات نعتیہ از مصنف قصیدہ

مولا مری عقدہ ہای مشکل وا کر
ہر غنچہ کو باغ قطرے کو دریا کر
بد ہون یا نیک تیری آئین ہا ہون
محشر برپا ہے تو مجھے برپا کر

ایضاً

یارب آہ رسا مدینے پہونچے
نگذار خیال مشکلے در سر من
اک شان خدا ہے سید عالیجاہ
سرسبز کن اے سید ابرار مرا
یارب بطفیل حسن آن شاہ زمن
عقدے مشکل کے میری مولا وا کر
زان پیش بیا کہ من بخاک آمیزم
نگین تری نیم اے شہ خوشخو ہے
معراج کو جس وقت چلے خیر بشر

ہر نالہ دل مرا مدینے پہونچے
بکشا بند گرہ ز بال و پر من
ملک قدیم و حدوث کا شاہنشاہ
دہ رونق نخل گل بگلزار مرا
سیگردان ہر زبان من سوسن
ثابت قدم منزل استغنا کر
جان چون گہر سخن بپایت ریزم
باقی تو وہ ہی ہی عیان ہر سو ہے
پہونچا یہ پیام ذو الجلال اکبر

چہرے کا جو رنگ ناتوانی سے اوڑے
دارم گرہی و مشکل انیست کہ نیست
محسن دل یہ کھلی حقیقت اسکی
چون دانہ ہزار بار بر روے زمین
گر میسوزی چو شمع رخسار بسوز
درماندہ ہوں خستہ حال ہوں مسکین ہوں
در صفحہ دیدہ و دلم ای محبوب
تشبیہ کا پاتا ہوں مرقع سنسان
جلد آ ای نور دیدۂ عالم قدس

گرتا پڑتا ہوا مدینے پہونچے
جز نقد گرہ در گرہ گوہر من
بے ساختہ بول اٹھا کہ اللہ اللہ
گر چرخ بیفگند تو بردار مرا
در مے شکنی چو زلف مشکین شکن
سر پر میرے ہاتھ رکھ مجھے برپا کر
بنشین چو بنام و چون نگین خیزم
تنزیہ کو دیکھا تو مقام ہو ہے
اک چشم زدن میں ساتون پردے طے کر

[illegible]

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما بعجزی سواک مستندی

[illegible]

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما بعجزی سواک مستندی

[illegible]

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما بعجزی سواک مستندی

[illegible]

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما بعجزی سواک مستندی

[illegible]

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما بعجزی سواک مستندی

[illegible]

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما بعجزی سواک مستندی

[illegible]

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما بعجزی سواک مستندی

[illegible]

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما بعجزی سواک مستندی

[illegible]

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما بعجزی سواک مستندی

طغرای عنوانش گرد جلوه بنمود یارب در دامان قاف قیامت که جزا را شرط عمل کنند بعضی افعال ماضی ماهر
لفظ این نامه مرکز کاف کرامت و دندانه شین شفاعت ممدوح تشدید نون تاکید مستقبل مغفرت باد

تضمین بطور مناجات از مصنف قصیده

بسم الله الرحمن الرحیم

ع۱
[illegible] غفلتی ها [illegible]
[illegible] نفس در کمین بدی
[illegible] و حسد و [illegible]
[illegible] و نیت و بدی

یا حبیب الاآله خذ بیدی
ما لعجزے سواک مستندی

ع۲
[illegible] زرین
[illegible] داربین
[illegible] و چنین
دوستان [illegible] دشمنان [illegible]

یا حبیب الاآله خذ بیدی
ما لعجزے سواک مستندی

ع۳
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یا حبیب الاآله خذ بیدی
ما لعجزے سواک مستندی

ع۴
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یا حبیب الاآله خذ بیدی
ما لعجزے سواک مستندی

ع۵
چون صدا از [illegible] من
[illegible] و دشمن من
[illegible] من
[illegible] من

یا حبیب الاآله خذ بیدی
ما لعجزے سواک مستندی

ع۶
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یا حبیب الاآله خذ بیدی
ما لعجزے سواک مستندی

در معرکه اردو هنگامه طراز مشکل پسندی وقت تلاش دلبر سخن را تهمت دهن و معما شگافی بهار تصور غنچهٔ معنی را نشو و
شگفتن ترجیع بند انفاسش از تواتر ورود مضامین مسلسل و مصرعه لبش از جوش نشهٔ معنی پیمانهٔ مستزاد در بغل
غزال غزل برجسته را سواد تحریرش ختن و عقیق آبدار قطعه را رنگینی تقریرش یمن بفیض خلعت تضمینش حروف ناسنجیده
نظیر **مخمس** قامت موزونی آراست و سبزهٔ خوابیدهٔ نشست الفاظ بنارک ادا ایهای برخاست اکنون
گرمی آن شرار افسرده کانون خیال از بنیاد آتشکدهٔ بخاک آمیختن ست و روانی آن قطرهٔ عرق انفعال
از آبروی بحر در غبار ساحل ریختن الغرض نشهٔ صهبای کمالش را در میکدهٔ ناقص پسندی جوش بدر در
هلال ست و مهرش را در فضای ذره نوازی تاثیر آفتاب در جبال **رباعی** اشعار مرا مخمسے گردانید ❊
جوش اثر آنکه سخندانش دید ❊ گویا هر ریشهٔ زمین تخم ❊ برخود بالید و سنبلستان گردید ❊ سنجیدهٔ نظمی که
خامهٔ مانی تشبیه اگر از تمکین آب گوهر شکل مستقبلش کشید نیم رخ آید و کلک بهزاد تمثیل اگر از رنگینی گل نقشی
بردارد و بهارش خزان گردد و یکتا مصرعهایش جبین سخن را آبروست و صفای ترکیبش عارض نظم را آبرو
صبح رخسار لفظ از بندش تمکین در شکرخند و طرهٔ کاکل مضمون از گره بندی تضمین مرغوله بند درستی سلسلهٔ
شوخی از شکست گیسوی عبارت چست و شکستن کله گوشهٔ عبارت به بهار شوخی درست نظر باز معنے را
از صورت الفاظ محبوبی در بر و صورت الفاظ را از صفای معنی آئینه در نظر پنجهٔ خورشید زوال حسن انگشت نما
است صبح مثالش صادق نیاید و خمسه متحیره بسکهٔ حیرت منسوب در پله وزنش سنجیدن نشاید طبیعت
مشکل پسند که به قصور نظم پروین سر بآسمان میکشید گره بر جبین است و فکر نازک بند که بخیال پنجهٔ گلرخان
ناخنے بدل میزد پشت دست بر زمین ساز مقدس نغمات هند باهنگ حجاز در طرب است و رنگینی اردوے
معلے جلوه فروش شهنشاه عرب و درایج گهرهای قبول از خزینهٔ رحمت نثار پرداز و روایح گلهای درود از
چمنستان نکهت در اهتزاز **رباعی** این نظم اعجاز اصطفاے سخن ست ❊ پیغمبر اوج کبریائی سخن ست ❊
حقا که در مدینهٔ علم علم امیر ❊ مداح پیغمبر و خدای سخن ست ❊ بسم الله طبع موزونش چون دیباچهٔ نسخهٔ ابجد
تاریخ گردید مخمس نعتیه را فاتحه طراز و درود ماثور را خاتمه پرداز گردانید همانا تاریخ اولین از مفتاح
الف خامهٔ جادو طرازش قفل حیرت کشود و مادهٔ دوم از صاد صل علے که چشم قبول را اسناد ازل

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہ فہم سر وحدت ہے الف ایان کی ابجد کا | بڑھا معلوم ہو لفظ احد پر میم احمد کا | بڑھا معلوم ہو لفظ احد پر میم احمد کا

تاریخ خمسہ

اللہم صل علی محمد عبدک و رسولک النبی الامی و آلہ و اصحابہ و ازواجہ دایما ابدا ۱۲۷۵ ہجری

اللہم صل علی محمد عبدک و رسولک النبی الامی و آلہ و اصحابہ و ازواجہ اجمعین سنہ ۱۲۶۶ فصلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ خمسہ از مولوی محمد محسن صاحب ابن مولوی حسن بخش صاحب علوی کاکوروی مصنف قصیدہ رباعے

جز احمد بے میم نہ غیبی نہ شہودی ٭ جز احمد یا میم نہ بودی نہ نمودی ٭ از قطرہ چکیدن خوش و از دانہ دمیدن ٭ سر باد وجودے و دہن باد ورودے اما بعد صدف گوش از گہر لبریز و دامان نگاہ از چمن مالامال کہ سواد گیسوی عبارت را در پردہ ابر سیہ مست جوشیدن است و صفاے آئینہ معنے را آئینہ صبح بہار گردیدن لآلی الفاظ آبدار را طلسم محیط در گرہ بستن است از بہار مضامین پر بہار را رونق بازار ارم شکستن شاہد بندش نازک را مروارید صفا در گلو و حسن ترکیب شگفتہ را زیور گل رنگ و بو نقاش صورت این آئینہ راز تجلیات اعجاز نمای ید بیضای منشی امیر احمد ابن مولوی کرم احمد مینائی ست کہ چرخ مینا کار در خمکدۂ فکر بلندش شیشۂ خود بر طاق نسیان میگذارد و فلک نیلگون در چمنستان طبیعت عالیش حکم سبزۂ بیگانہ دارد و خیالش را در شیشہ خانۂ نازک ادای نیرنگ بال پریست و خامہ آتش را در بزم افسون طرازی خرام جادوگری سر پنجۂ زور دستش در شکار کبک دری شاہباز و تیغ بندی زبانش

۹۴
[illegible]

نہ اوٹھے بوجھہ مجھسے اہل دنیا کی خوشامد کا

۹۷
[illegible]

رہون خالیف تصور کرکے مین و دال سی دد کا

۱۰۰
[illegible]

بطرز تازہ ہو وزن اپنے اشعار مجدد کا

۹۵
[illegible]

ستارہ اوج پر ہو جسم کے برج مشید کا

۹۸
[illegible]

اوٹھو نہین قبر سے مخمور تیری چشم اسود کا

۱۰۱
[illegible]

مجھے سرکار سے خلعت ملے عیش مخلد کا

۹۶
[illegible]

جو ٹوٹے دم کا دھاگا طایر روح مقید کا

۹۹
[illegible]

جگہہ خالی کرو مداح آتا ہی محمد کا

۱۰۲
[illegible]

کہ فہم سر وحدت ہی الف ایمان کے ابجد کا

[illegible]

بتقید کچھ نہ ہوگا مطلق ایجاد مقید کا	ہوا لفظ خدا سے اشتقاق اول ترے خدکا	خوشی کو کام ہے تیری مجنون کی خوشامد کا

[illegible]

ہوا ہے تجھ سے روشن نام تیرے جد امجد کا	در اسلام کو درکار ہے بازو تیرے ید کا	کہ ہے مذکور قرآن مین ترا اوصاف مجد کا

[illegible]

صحیح آئے تہ میزان مین سیاہہ دفتر بد کا	تری سے تو رتنگ اک گا تو تکیہ تیری مسند کا	یہ سچ ہے وہ لیے پھرتے ہین جھوٹا قفل ابجد کا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

گیا ان اصفہان لوہا مری تیغ مہند کا
کتاب آسمان اک نسخہ ہی لوح زبرجد کا
ہو مشہود ایک ہی دو چشمہائ اشہد کا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ید بیضا کو داغ رشک ہتا ہی مری ید کا
کہ گالے کو سون سبزہ رنگیا چمن زبرجد کا
نہ آیا ہاتھ اچھا قافیہ جب کی احمد کا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لکھا جو شعر وصف روی تابان محمد کا
تماشا دیکھیے بحر سخن کی جذر کا مد کا
خدا نے منتظر رکھا جو تیری آمد آمد کا

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]
نکیلا مطلع ایجاد مین مصرعہ تری قد کا	سراپا معنی تحقیق ہی جملہ تری قد کا	کہ جوہر ہی مری تیغ زبان مین وصف احمد کا
[illegible]	[illegible]	[illegible]
ہوا خضر سر راہ عدم سایہ تری قد کا	لگایا اوسمین قد آدم آئینہ تری قد کا	بڑے اوستاد نی مجھکو سکھایا ہی پہ گد کا
[illegible]	[illegible]	[illegible]
جو روشن بزم وحدت مین ہوا اِک تری قد کا	تن آبی یار است نقشہ کلک قدرت سے تری قد کا	کہ یہ دار الحکومت ہے مظفر کا موید کا

محسن ... مدظلہ العالی

اشک تخلص ... مرحوم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہ مانند لوح لکھیے اوسکی خاک پاکِ مرقد کا

عجب مضمون کہ پا اس بیت مین آورد و آمد کا

ہوا خورشید اقلیم قدم سایہ ترے قد کا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فلک ہجر پا کلس رکھا ہی چھوٹا سا زمرد کا

قیامت ایک سیدھا سا ملا ہی قافیہ قد کا

بہار گلشن تنزیہ ہے بوٹا ترے قد کا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہین ہے قبلۂ حاجت کہین ہے کعبۂ مقصد کا

کہ تھا لا میری چشم تر کا ہی طوبی تری قد کا

کیا دون مین دیدۂ احول سے نظارہ ترے قد کا

مصرع ۱ [illegible]

مصرع ۲ [illegible]

مصرع ۳ [illegible]

قلم کو ہے گمان بازو ملے اللہ کے ید کا | یہی سند الیہ اچھا سبب ہے رفع مسند کا | ہوا ہے درۃ التاج سعادت فرق فرقد کا

مصرع ۱ [illegible]

مصرع ۲ [illegible]

مصرع ۳ [illegible]

کہ ہے تو دایرون مین ایک مرکز کاف کن کا | اثر پیدا ہوا آخر زحل کے طالع بد کا | لا ملا کے ڈھونڈھتے پھرتے ہین سرمہ خاک مرقد کا

مصرع ۱ [illegible]

مصرع ۲ [illegible]

مصرع ۳ [illegible]

کہ جسپر یک غلاف سبز ہے چرخ زبرجد کا | کہ سر سوے فلک کیون شعلہ ہے قندیل گنبد کا | ہر اک ذرہ ستارہ ہے کلاہ فرق فرقد کا

[illegible]

ہی شور اوس قلزم گوہر نما کی جذر کا مد کا

[illegible]

سبب ہی شعلہ سیل آب شمشیر مسند کا

[illegible]

بیان ہی واصل وباقی نتیجہ ایک ہی مد کا

[illegible]

سہ نو خوب چمکا بدر مین تیغ محمد کا

[illegible]

نکھوے آنکھ اگر چھینٹا اندین آب زمرد کا

[illegible]

سکو کے واسطے نافع ہوا تعویذ مرقد کا

[illegible]

بنا چاک اوس سے گوہر گشتہ ہو کر قلب مرتد کا

[illegible]

بیان ہی یہ لب تشدید یعنی حرف مشدد کا

[illegible]

کہ سے ہم چشمی یعقوب دیدہ سنگ اسود کا

[illegible]

۲۱ [illegible]	۲۲ [illegible]	۲۳ [illegible]
تعالی اللہ رنگ عارض احسن نور مجرد کا	مقام قاب قوسین اکثر ادنی ہے مقصد کا	مفسر ہے یہ جملہ آیہ میم مشدد کا
۲۴ [illegible]	۲۵ [illegible]	۲۶ [illegible]
ہوا اظہار دو ابرو سے یک نون مشدد کا	کہاں حاسی چلے کیوں نہ اوتر ہے میم احمد کا	بیاں گھٹ جائیں اوسکے حد ہو تا ہی احمد کا
۲۷ [illegible]	۲۸ [illegible]	۲۹ [illegible]
بھروسا ہی ہمیں اللہ کے قول ہو کد کا	عجب مشکل ہے مضمون میری مفہوم مود کا	سمجھا پاگئی چشم تامل صاد سے صد کا

[illegible]

[illegible]

یہ نقطہ ہو کے مرکز دور میم مدح احمد کا	ہوا یوسف کنعان لقب حسن مقید کا	سعادت ہے شرف ہے نیر نور مجرد کا

[illegible]

زبان نے رتبہ پایا ہے کلید قفل ابجد کا	بروز حشر بنکر خواب مخمل جسکی مسند کا	لڑا ہے جام جم سے سنگ مقصود اوسکی مقصد کا

[illegible]

ازل سے انتظار اللہ کو تھا جسکی آمد کا	جواہر سر مہ چشم گردش چرخ زبرجد کا	حریم ناز مین تکیہ خدا پر اوسکی مسند کا

یعنی گرد ہن فی نفس الامر موجود می بود نقطہ مرکز دور میم مدح می شد تا پیمانہ کشش ۔۔۔ از مقتضیات عمدہ دہن است [illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۳ [illegible]	۱۴ [illegible]	۱۵ [illegible]
ادا و ناز میں موجد ہی تو طرز مجدد کا	تصور ہے حبیب کے دل میں خال آیا تیرے خد کا	معما نام رکھا ہی ترے سوی معقد کا
۱۶ [illegible]	۱۷ [illegible]	۱۸ [illegible]
مرا مصرع ہی یا سیدھا سا مضمون ہی ترے قد کا	جو ابرو کے کشیدہ میں ہی نقشہ صاد کی مد کا	کریں کیا ہم کو حق نے سنہ نہیں بخشا خوشامد کا
۱۹ [illegible]	۲۰ [illegible]	۲۱ [illegible]
کرشمہ ہی غزال تیری چشم اسود کا	معما نام رکھا ہی ترے سوی معقد کا	مگر صفر دہان تنگ اشارہ ہے زبرجد کا

[illegible]

گناہ شوق بی حد سی جبین ہون مستحق لحد کا | ہماری بعد ہے اللہ تیری ظلم بے حد کا | زمین شعر پہ عالم ہوا دریا بر آمد کا

[illegible]

کھنچا لیکن نہ دامن اے مصور اوس سہی قد کا | تمہارے در پہ ہین عالم سی ذوالقرنین کی سد کا | دم سودا بنا سنگ ترازو سنگ اسود کا

[illegible]

کھنچا لیکن نہ دامن اے مصور اوس سہی قد کا | مجھے کھٹکا تھا مثل ہجر وصل اوسکی آمد کا | عجب انداز ہے ناز و ادا کا چال کا قد کا

قطعۂ تاریخ از نتایج طبع مولوی محمد حسن احسن اللہ الیہ تحصیلدار موہان ضلع اوناو مالک ووھ برادر خرد مصنف سلمہ

از معجزات نظم کسانیکہ منکر اند
اوستاد و ہم برادر و ہم قبلہ من است
این نسخہ را بدیدۂ انصاف بنگرند
جوش بہار حسن معانی ست در نظر
زاب صفای بندش و ترکیب دلکشا

احسن کلام حضرت محسن بدیدہ اند
در بارگاہ ملکہ تنش برگزیدہ اند
آنانکہ صاف و درد مضامین چشیدہ اند
بیتاب و اضطراب دل آرمیدہ اند
بر صفحہ نگاہ خود آئینہ چیدہ اند
تاریخ سال او ز لسان سروش غیب

صد بار خواندہ اند ہزار آفرین بروہ
المختصر کہ سدرہ نشینان اوج فکر
صبحی شد آشکار کہ رنگین طبیعتان
از خویش رفتگان بہار گل سخن
از ہوش طالبان بہار آشنا شنیدہ
صبح بہار آمد مضمون شنیدہ اند

روز بکار رنگ سخن آفریدہ اند
بر شاخ رفعتش ثمر نار سیدہ اند
از بادہ ہای وحدہ صبوحی کشیدہ اند
در راہ شوق آمد مضمون دویدہ اند
دیوانگان صبح گریبان دریدہ اند

سنہ ۱۲۸۹ ہجری صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ مخمس از مصنف خمسہ مخمس نعتیہ سنہ ۱۲۷۵ھ	**مخمس نعتیہ**	تاریخ قصیدہ از مصنف قصیدہ ابیات نعت سنہ ۱۲۷۴ھ

[illegible]

[illegible]

کہ خط سبز نے چھینٹا دیا آب زمرد کا	کہ عطر فتنہ میں ڈوبا ہوا بال اوس سہی قد کا	دبستان محبت میں سبق تھا مجھکو ابجد کا

یہ صبح سعادت جہان ہے
نوروز بہار جاودان ہے

مفتاح خزینہ ہاے اسرار
مصباح تجلیات انوار

ہے بدر کمال اوج تشبیہ
لبریز جمال مہر تنزیہ

نازل ہے زمین پہ کبریائی
بندی کے لباس مین خدائی

اوسوقت دیار مین عرب کے
مطلع سے تجلیات رب کے

برج شرف قریشیان مین
اور ہاشمیون کے خاندان مین

کعبے کی زمین نامور سے
اور عبد المطّلب کے گھر سے

اسلام کا آفتاب چمکا
بے پردہ و بے نقاب چمکا

پیدا ہوئے سرور دو عالم
پیدا ہوئے فخر نوح و آدم

محبوب خدا نبی مرسل
صبح دومین روز اول

شاہنشہ انبیا محمد
تاج سر اصفیا محمد

پیدا ہوے حضرت پیمبر
صبح قدرت کے سعد اکبر

واللّیل اشارتے ز مویش
والشمس عبارتے ز رویش

خورشید سپہر دین محمد
نور عین الیقین محمد

پیدا ہوے قبلۂ طریقت
پیدا ہوے کعبۂ حقیقت

مقصود ازل اجل و اعلی
منظور حضور حق تعالی

سلطان فلک حشم محمد
مہر عرب و عجم محمد

پیدا ہوے بادشاہ ذیجاہ
آرایش تخت لی مع اللہ

عین عرفان و مردم عین
ابروی جبین قاب قوسین

جان و دل مرسلین محمد
روح روح الامین محمد

پیدا ہوے خاتم النبیین
مہر عرفان عز و تمکین

با میم احمد احد بلا میم
سالیشۂ صد صلوہ و تسلیم

گنجینۂ اصطفا محمد
آئینۂ حق نما محمد

محور رضوان حق روانش
آل و اصحاب و پیروانش

کیفیت وجد مین ہے اب ذوق
کہتا ہی خطیب خانۂ شوق

ہے ذکر ولادت پیمبر
اعلی اولی اعظم و اکبر

خاتمہ مثنوی صبح تجلی از منشی محمد اکرام اللہ صاحب المعروف بہ فیضی الکاکوروی متخلص بہ افسون

گر فروزد نور شمع شب دیجور من
منت عیسی کشد موسی برے از طور من

رب ارنی از کجا و لن ترانی از کجا
مید مد صبح تجلی از دل پر نور من

بنام ایزد اینچہ ہمایون مجموعہ عرفانست صد شبلی و جنید را بوجد و حالت آورد یا گلدستۂ معانی ست معرفت خیز ہزار بلبل شیراز را بجوش اندر آرنی فی طبلۂ عطار معنویت و حدت بوے مولانا روم و شیخ فرید را از خویش برباید شمس تبریز را پیراہن پوست از تن بدر فرماید از محی الدین سخن خدای معانی را یگانہ و خسرو مولوی محمد محسن کہ منصور کلکش را ہر دم نالۂ انا الحق بر زبانست پنبہ و مامنی از گوش خود نمایان فرو ریزد دانستہ کہ رضوان را فکر تار طرۂ حور و سوزن مژۂ غلمان بدست و مشتری را سر سودائے شکنجہ جوزا از چیست مگر بر حصول دولت شیرازہ بند اجزای خور سر پریشان را ہمسر سازد نسبت ستارۂ بخت جاے اسفید افروز خداوند گار من اگر این نوآئین درود نخست از طبع وظیفہ کرو بینی بود ایدون وظیفہ کرو بیان

مقبولی بایزید واد ہم
محبوبی خاص غوث اعظم

عرفان ابو سعید و کرخی
روشن دلی جنید و شبلی

گستاخی عاشقان مغرور
رسوائی دار و گیر منصور

عشق آفت عاشقان جانباز
حسن آئینۂ تجلی ناز

مجنون و ہجوم حسرت دل
لیلی مع ساربان و محمل

القصہ یہ دیکھکر تماشا
حیرت ہوئی آگے جلوہ فرما

کہتے ہوے کیا ہی آج سامان
کھلتا نہین کچھ یہ سر پنہان

خورشید فلک کے سائبان مین
یوسف ہی غبار کاروان مین

خلوت گہ حسن سے زمانہ
اور جلوہ صبح شاہدانہ

ڈوبے ہوئے رنگ مین چمن کے
نکھرے ہوئے روپ مین دلھن کے

خورشید ظہور کا شرف ہے
معراج نظر کو ہر طرف ہے

منظر کا خطاب میرزا ہے
منظر کا لقب ابوالعلا ہے

شبنم کو دم فلک تابی
مٹی مین کمال بوترابی

ہر قطرہ مین آب تاب گوہر
ہر موج شعاع مہر انور

آفاق مین ہے تجلی نور
باشان نزول جلوۂ طور

کرتا ہی فلک سجود پیہم
مائل بزمین ہے عرش اعظم

اونچی ہوئی یہ مکانکی کرسی
سب کھل گئی لامکانکی قلعی

مرکز کو چلی گئی ہے کیا نار
آتشکدے گل ہوئے جو یکبار

پانی طوبی کی جڑ مین پہونچا
جو خشک ہوا ہی بحر ساوا

ہی خاک کی طبع مین روانی
جو دشت سماوہ مین ہی پانی

چلتے ہین یہ کس ہوا کی جھونکے
ہوش اوڑتے ہین جنبے کا ہونکے

باندھا وہ قضائی نعل کا لام
ابلیس کی فوج مین ہی کہرام

بت مہر سکوت بر دہان ہے
بتخانو مین شور الامان ہے

کسکی شوکت کا زلزلہ ہے
قصر کسرا ہے جو ہل رہا ہے

ہے کسکو خطاب ایزد پاک
لولاک لما خلقت الافلاک

گم نور وجود مین عدم ہے
آغوش حدوث مین قدم ہے

ہے فرش پہ عرش کی تجلی
کہتے ہوئے لا الہ غیری

ہے قبلہ ہر ایک سمت پرنور
ہر بیت ہے مثل بیت معمور

ہر نقش کمال کا سزاوار
ہر جزو مین عقل کل کے آثار

کیا رنگ قبول جلوہ گر ہی
ہر گل پہ ہزار کی نظر ہے

ہے چاندنی ایک ماہ پیکر
سورج مکھی آفتاب انور

اورنگ نشین باغ ہی گل
اور ہفت ہزاریون مین بلبل

ذی حکم خزانہ اشرفی ہے
صد برگ کا حکم پانصدی ہے

عباسی کو دعوی فتوت
داؤدی کو شبہۂ نبوت

ہر دانہ ہے عابد سحر خیز
ہر ذرہ ہی خاک شمس تبریز

القاب نسیم دامن دشت
مخدوم جہانیان جہان گشت

خالق کا کرم ہی فیض گستر
بخشش کا صلا ہی عام گھر گھر

روے حسنات سوی اخیار
چشم رحمت سوے گنہگار

ہے فکر مین عابدون کی طاعت
محسن کی تلاش مین شفاعت

جیسی وسدن سحر ہوئی ہی
ایسی کبھی پیشتر ہوئی ہے

این نسخہ چہ انتخاب دارد
این صبح چہ آفتاب دارد

ناگاہ بجلوہ عبارت
پیدا ہوئی غیب سے بشارت

واحد احد کیا سماں ہے — ہر شے کو حیات جاوداں ہے
سرسبزی ہی باغ میں جناں کی — آمد ہے بہار بے خزاں کی

لوح و قلم ادیب تقدیر — محو خط نسخ عالم پیر
ایام کا بخت پھر جواں ہے — پھر عہد شباب آسماں ہے

ہستی و عدم میں ایک لی ہے — لاشے کی بھی لب پہ آج نَے ہے
کیفیت خرمی سے مسرور — رنگین طبعان محفل نور

رضوان نے انہیں سبیل رکھی — ہر کوزہ سلسبیل رکھی
طیار کیے بحکم باری — میکائیلؑ یک طرف بہاری

آئے لیے ساغر و صراحی — کوثر سے کھچی ہوئی صبوحی
گلدستے بہشت کے بنائے — جبرئیلؑ درود پڑھتے آئے

بیٹھے ہوئے ہیں غشی ہی پھولے — غلمان لیے ہار حور گجرے
خاکہ ہے زمین و آسمان کا — نقشہ ہی مکان میں لامکان کا

گویا اتر آئی ہے زمین پہ — مینا بازار چرخ اخضر
نازل ہوئی عرش ہی فرشتے — سب حیّ علی الفلاح کہتے

حاضر ہوئی روح پاک آدم — دوران نے کہا کہ خیر مقدم
ہمرنگ ارم زمانہ بشگفت — طوبیٰ لک یا ابا البشر گفت

انوار ہیں نوحؑ کے نمایاں — یا ابر کرم کا جوش طوفان
رحمت کی لباس میں جیب پوراس — شیثؑ و ادریسؑ خضرؑ و الیاسؑ

یمن و برکت لیے ہیں موجود — ہارونؑ و شعیبؑ و صالحؑ و ہودؑ
خاتم یہ لکھے ہوئی سلیمانؑ — نقش تسخیر جن و انسان

بسم اللہ صاد صبر ایوبؑ — الحمد کتاب شکر یعقوبؑ
یوسفؑ مع عزت و مناصب — یونسؑ مع ماہی و مراتب

داؤدؑ لیے زبور پہونچے — موسیٰؑ مع شمع طور پہونچے
کعبے میں خلیلؑ کا ہی جلوہ — بت کرنے لگے خدا کا سجدہ

اسحاقؑ مع ذبیح آئے — لقمانؑ مع مسیحؑ آئے
تھے حسن فروش جلوہ مشتاق — ارواح کے ساتھ ساتھ اخلاق

انواع محاسن و کمالات — اقسام صفات و عمدہ حالات
جو کچھ اب تک ہوا ازل سے — ہونے والا ہی جو کچھ آگے

ہر نکتہ جانفزائے ناسوت — راز ملکوت و سر لاہوت
توحید کی شان راست بازی — تجرید کی وضع بے نیازی

استغنا ہمرکاب تسلیم — اقبال کے ساتھ تخت و دیہیم
دانش دانائے سر مکنون — سرمایۂ نازش فلاطون

وہ نظم فصیح جسکا سحبان — طفل ناخواندہ دبستان
وہ دولت و جاہ روز افزوں — جسکے بندوں میں تھا فریدوں

حاتم کا وصف جود کامل — عدل نوشیروان عادل
حکمت مفتاح قفل مقصود — علم آئینہ وجود و معبود

ہر گوہر قلزم ولایت — ہر نیّر مطلع ہدایت
صدیقؓ کا صدق و استواری — عثمانؓ کا حلم و بردباری

آوازہ عمرؓ کی صاحبی کا — اور دبدبہ مرتضیٰ علیؓ کا
ریحان بہشت روح پرور — خلق حسنؓ شگفتہ منظر

رنگینی لالہ زار ایمان — جانبازی سید شہیدانؓ
آثار مجاہدین ابرار — انوار مہاجرینؓ و انصار

تسبیح شگوفہ یا سبوحٌ
تحمید یہ تاک رب اغفر

پھیلی ہوئی بوئے گل چمن مین
اور صلی علی کا غل چمن مین

غنچے مین ہے خامشی کا عالم
یا صوم سکوت مین ہے مریم

کیاری ہر ایک اعتکاف مین ہے
اور آب رواں طواف مین ہے

پابند زکوٰۃ نامیہ ہے
کانٹا زر گل کو تولتا ہے

لایا یہ مجاہد صبا رنگ
نافرمان ہو رہا ہے جو رنگ

سالک ہے چمن مین نہر موزون
مجذوب ہے شاخ بید مجنون

ہے صوفی صاف دل صنوبر
تحریک نسیم حالت آور

ہر تخم بخلوت آرمیدہ
ہر ایک ثمر خدا رسیدہ

ابدال ہین برگ و نخل اوتاد
ہے نعم العبد سرو آزاد

خدمت مین بہار کی صبا ہے
سبزہ سنبل کا بالکا ہے

سجادہ بدوش لالہ یکسو
یکسو شب زندہ دار شبو

ہے استغراق نیلوفر کو
پاس انفاس ہے سحر کو

سیفی جو زبان خار پر ہے
نرگس کی نگاہ مین اثر ہے

وحدت ہے چمن مین مغز تا پوست
صادق ہے بہار پر ہمہ اوست

غنچہ نرہا تو گل ہوا ہے
واصل ہے جیسے یہان فنا ہے

کہتا ہے اشارۃً لجا لو
موتوا قبل ان تموتو

خرقہ ہے نصیب یاسمن کو
عمامہ ملا ہے نارون کو

پیرایہ نور مین سمن ہے
سلطان مشایخ چمن ہے

عطار شمیم گلستان کی
ہم مرتبہ فرید بوٹی

پھولون مین ہے یون گلاب خوش آب
جیسے قطبون مین قطب الاقطاب

کیوڑا گلزار پر فضا مین
غوث الثقلینؒ اولیا مین

ہر شمع خموش فکر مین ہے
ہر طایر شوق ذکر مین ہے

سوزش مین قلندرانہ قمری
اور چشتی سبز پوش طوطی

ہے خواجہ نقشبند ذیجاہ
طاؤس علیہ رحمۃ اللہ

ہر کبک دری خلیل آذر
ہُد ہُد نام خدا پیمبر

اعجاز نسیم صبحدم ہے
انفاس مسیح کی قسم ہے

عالم مین وہی ہوا ہے چلتی
جو صبح الست کو چلی تھی

تنزیہ ہے مست نغمہ ہو
ہنگامۂ لا اِلٰہ ہر سو

باشان و شکوہ جلوہ فرما
شاہنشہ تخت گاہ الا

سامان ظہور کی ہے تمہید
قدرت پہ یہ ہو رہی ہے تاکید

فیض روح القدس عیان ہو
افشای رموز کن فکان ہو

آئینہ ہو چار سوے عالم
لبریز تجلیات پیہم

ہر قطرہ ہو جوش بحر در بر
ہر ذرہ ہو آفتاب پیکر

وہ شان ہو آج رنگ و بو کی
مصداق ہو جل شانہ کی

لو ہمنے حباب کو عطا کی
آب حیوان کی میر بحری

قربان بقا کے مستند ہون
احکام فنا کے مسترد ہون

کثرت وحدت مین ہو کے فانی
حاصل کرو عمر جاودانی

مہمان حدوث کا قدم ہو
امکان پہ وجوب کا کرم ہو

سیرابی تازہ روپ دکھلاے
ہر شاخ خمیدہ راست ہو جاے

اسرافیل اپنی صور لائین
پھر رنگ پریدہ کو جلائین

عزرائیل اب کرین یہ دورا
تا کار روکے رہین عدم کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حال ولادت صبح اکرم — سنہ ۱۲۸۹ ہجری نبوی صلعم — صلی اللہ علیہ وسلم

۹۴۲ — ۳۴۷

مثنوی صبح تجلی

بیضاوی صبح کا بیان ہے — تفسیر کتاب آسمان ہے
ہے خاتمۂ شب لیل افروز — دیباچہ نگار نسخۂ روز

آثار سحر ہوئے نمایان — سیپارہ ہوئے ہیں دوران
واللیل کو ختم کر چکا ہے — آمادۂ دور والضحیٰ ہے

عنوان فلک ہے در منشور — لوح زرین سورۂ نور
اطراف بیاض مطلع صاف — والفجر کے حاشیہ پہ کشاف

معمورۂ دہر تا بیابان — ہمطالع کشور بدخشان
ہر دشت ہے مثل دشت ایمن — ہر کوہ برنگ طور روشن

عالم میں ہے آفتاب تاثیر — آب حلب و ہوای کشمیر
جزدان سپہر میں ہے پنہان — مشکوۃ شریف مہر تابان

آنکھیں نظارہ کی طلبگار — نظارہ کا بخت خفتہ بیدار
منظور ہے حسن کا تماشا — ہر دیدہ ہے دیدۂ زلیخا

ہے شرق سے غرب تک پریشان — نور عینین پیر کنعان
وہ سورۂ یوسف تجلی — یہ مطلع مصر کی عزیزی

پستی کا دماغ آسمان پر — اوج افلاک مہر گستر
وہ ہے بلغ العلے کی تفسیر — یہ ہے کشف الدجیٰ کی تعبیر

مضمون طلوع صبح صادق — مشہور روایت مشارق
موقوف حدیث شب کی تصحیح — رکھ دیجیے طاق پہ مصابیح

ظلمت کا چراغ بے ضیا ہے — انجم کا ستارہ ڈوبتا ہے
مہتاب کی چاندنی ڈھلی ہے — مریخ کی سست مشتری ہے

روپوش ہے پیر چرخ اخضر — ظلمت کا سیاہہ کر گیا ابتر
اہل مہ کہکشان ہے مفرور — پروانہ نویس شمع کافور

زہرہ کا سفید ہو گیا رنگ — نظم پروین کا قافیہ تنگ
ہے فکر سپہر رات بھر کی — کیا بات ہے مطلع سحر کی

ہے مطلع صبح صادق اوستاد — از دیدہ نوشت صاد بر صاد
ہے وقت اخیر شب نما صلا — الواح زبرجد فلک کا

ہنگام سپیدۂ سحرگاہ — ساعات میں روز و شب کی واللہ
یک مخبر صادق البیان ہے — پیغمبر آخر الزمان ہے

کیفیت وحی میں ہے بلبل — ہے وقت نزول مصحف گل
سبزہ ہے کنار آب جو پر — یا خضر ہے مستعد وضو پر

نوبت ہے صدائے قمریان کی — طیاری ہے باغ میں اذان کی
محو تکبیر فاختہ ہے — قد قامت سرو دلربا ہے

اک شاخ رکوع میں جھکی ہے — اور دوسری سجدے میں جھکی ہے
سوسن کی زبان پر مناجات — جاری ہے لب جو پہ التحیات

سراپائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تو مبارک ہو قدم بوسی حضرت محسن اب نہین باقی ہی کچھ خواہش ہمت محسن	کسکو ہوتی ہی نصیب ایسی سعادت محسن آرزو اتنی ہی بس و زیارت محسن	بیت ہی یہ امید کہ جب گرم ہو بازار نشور تو سراپا ہمین تم دو عوض حور و قصور	یون کہے بادشہ بارگہ عالم نور مین کہون واہ مجھے یہ نہین گر منظور
سر کے بل جاؤن جو نقش قدم سرور پر صاف محشر کی زمین رکھ لون اوٹھا کر سر پر	تمت	صفت حاضر ہے مگر اسکی یہ ترکیب نہین کھوٹے دامون بکے یوسف کی یہ تصویر نہین	

دیباچہ مثنوی صبح تجلی از نتایج افکار منشی محمد اکرام اللہ صاحب المعروف بہ فیضی الکاکوروی زینت افزای مسادہ سب انسپکٹری پولیس ضلع اٹاوہ متخلص بہ افسون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خداوندا شب معراج کن صبح بیان ما + پر جبریل گردان خامۂ عنبر فشان ما + براق فکر برق آہنگ آہنگی دگر دارد + بہ بنیم تا درین میدان کہ با شہسواران ما
تجلی صبح تجلی بدرخشانی مہر شاہی خداوندیست کہ عابد شب زندہ دار راہ سینہ افروز داغ نیاز دوست و زاہد خشک دماغ آفتاب سوختہ گرمی سوز
و گداز اوست ای درد دل ہر ذرہ از مہر تو تاثیری + سرمست ہوای تو در صومعہ ہر پیری + ظاہر شدہ بر عاشق در گرد سر کویت +
ہر ذرۂ خاکی را خاصیت اکسیرے + اما بعد دیدن را نوید سرمہ ما زاغ البصر و ما طغی کشیدن و شنیدن خط جلوہ خرموسی صعقا دیدن
کہ صبح تجلی از مطلع طبع سخنوری در دمید نست و تجلی صبح از چاک خامہ معنی گستری برخ کشیدن سے کہ صبح و شام کو وقف عبادت
دلش گنجینۂ نور ارادت + از ینجاست کہ خامہ اوشاخ نخل طور سینا ست و نامہ او ان ہو الا وحی یوحی اگر دش کلکش اگر طواف حاجبا نست
صریر کلکش دعای مناجاتیان قنادیل حرم دوایر حروف رنگینش محراب کعبہ مدات نور آگینش زیر و زبر یش مژگان حور جنان
نقاطش در تسبیح فرشتگان بیاض بین السطورش تجلیکدۂ طور سواد الفاظش سویدای دیدۂ حور صفای صفحہ روی یوسف
صرف قرطاس و آب و تابش سوزن عیسی و رشتہ مریم چرخ شیرازہ بندی کتابش ہنگام اگر غبار وادی ایمن خاک اوست لبابا
مردم دیدۂ اولی الابصار جامۂ قلم پاک او کز کلکش از جوہر آہن و الفقار فطرتش راچوب سدرة المنتہی طیارہ و اتش را خضر از چشمہ
آبحیوان آبدار روشنائیش را آئینہ داری ید بیضا در کار لیقہ او ملبوس صوفیان صاف اعتقاد پوششش قلمدانش
غلاف کعبۂ عالی بنیاد تعالی اللہ کلیم کلامیکہ طور سخن افروختہ روشنی فکر اوست سوختہ آتش نگارش گلزار ابراہیم از فیض گلزار او
کج نگاہیکہ سوی گلستان تصنیفاتش دید بہ سیاہی بنفشہ این گلشن سرمہ راست بینی کشید دور بینیکہ جانبی بستان تالیفاتش خرامید
از گلہای عنایتش بوی وحدانیت شنید زہی غنچہ طبعان گلشن معانی را نسیم جنبش کلکش شگوفہ ارادت شگفتن و لالہ داران انجمن را آب و دانش
داغ صافی شستن بروزی باد و شوخ چشمی نرگس الفاظش اگر چشم نمای آموزگاران مکتب معانیست سنبل سطورش را تازیانہ معلم مدرسہ نکتہ دانی گردانیدہ

مہر انور ہی ہتیلی مہ نو ناخن شاہ — دونون جسوقت مقابل ہوے اللہ اللہ
ہمنے یہ معجزہ عقد انامل دیکھا
اک گھڑی مین مہ نو کو مہ کامل دیکھا

۶۳
کون لکھے صفت سینہ صاف سرور — دست بر سینہ ہین جسسے یہان جن و بشر
اور کہتے ہین فرشتے بہی حیران ہوکر — لوح محفوظ ہی یا عرش خدا پیش نظر
صدر ایوان رسالت کا عجب سینہ ہے
صورت علم لدنی کا یہ آئینہ ہے

۶۴
صاف و بی مو ہے نبی کا بر سیمین شفاف — جیسے نقطون سے حروف الف صدر ہین صاف
ہان مگر سینہ سے ہی اک خط مشکین تا ناف — جسکو کہتا ہی سخنور کشش مرکز کاف
صدر پرنور کے شق ہونیکی تمثال ہی یہ
عقل کہتی ہی وہ آئینہ ہی اور رمال ہے یہ

۶۵
مخزن گوہر اسرار شب اسرا ہی ہے — شرح صدر شہ عالی کا یہ اک نکتہ ہے
جو کہ لبریز لطافت سے یہ وہ چشمہ ہے — جسمین امواج لطافت ہین وہ دریا ہے
خط نہین سینہ مین شاہنشہ بحر و بر کے
عنبرین موج ہی یہ بحر مین گویا بر کے

۶۶
گرچہ پرواز مین اندیشہ ہی بال جبریل — اور آئے مضامین مین ہے فکر اسرافیل
نہلی پر کوئی نازک سی کمر کی تمثیل — ہو گیا معدوم لفظ عدم لفظ علیل
قافت تنگ ہے ہمنے بہت کاف کمر ڈھونڈھا ہے
کمر ان دیکھی ہین پر ایسی کمر عنقا ہے

۶۷
ہیچ اسکا ہی کسی تیغ دو کمر کا نہ کور — اوسکے اوصاف ہین مشہور میان جمہور
تاکمر غرق عرق ہو گئی سب اہل غرور — سامنے اوسکی کوئی باندھی کمر کیا مقدور
سنکے اوصاف شجاعان جہان گبھرائین
جتنے سید انہین جو آئین تو سرین ہو جاہین

۶۸
لاخط نسخ مین لکھو تو کہون اک نکتہ — لام الف کا ہی تقاطع وہ کمر صل علی
واہ کیسا کمر و نیز یہ خط نسخ لکھا — کمر یار کو معدوم ہی سمجھے شعرا
نہین ثابت قدم اس نفی سے استثنا بہی
یہ وہ لا ہے کہ نہین جس سے بچا الا بہی

۶۹
سر عالم ہی فدای قدم پاک نبی — وصف مین جسکے سخندانکا لگا گھٹنے جی
ہاتھ آیا ہی جو کاغذ تو یہ حسرت سے کہی — نہین چلتا ہی لگی پانو قلم مین مہندی
سر بزانو ہے ادب سے آکے سخنگو بیٹھین
فکر عالی کے فرشتے بہی دوزانو بیٹھین

۷۰
دیکھ کیا او سے شمشاد و صنوبر نے نہال — چمنستان ارم اوسکی قدم سے ہی نہال
سرو جنت سے نکل آئین پئے استقبال — کہے سبزہ کہ مجھے شوق سے کیجیے پامال
مثل بلبل کے سر راہ بچھائین گل چشم
فرش فردوس گلابی ہو تو ہو بلبل چشم

۷۱
شور ہی عالم بالا پہ قد رعنا کا — سر افلاک ہے فدیہ قدم والا کا
ساق ہی نخل تمنا ملا اعلی کا — خاک پا غازہ ہی حورون کے رخ زیبا کا
رکھ دیا آپنے جس فرش پہ دو بار قدم
بڑھ گیا پایہ مین وہ عرش سے بہی چار قدم

۷۲
بزم مین تذکرہ پای نبی گر سن پائے — شمع گو رشک سے جل جائے مگر شر ادھاے
ناخن پا جو ذرا عقدہ کشائی پر آئے — گرہ ابروے خوبان کی حقیقت کھلجائے
ماہ نو گر کہین ہمچشمی کا خمیازہ کرے
ناخنہ چشم فلک مین خلش تازہ کرے

رخ جو ایمان ہے تو یک جزو ہی یہ ایمان کا
۵۲ ہے نیا حاشیہ یہ نسخۂ قرآن کا

نگہ پاک الف صاد ہی چشم زیبا
چہرہ پہ ہر خط گلزار ہی یعنی لکھا
لام گیسو ہین ہے میم دہن جمعہ تو ابھرا
کہ وہی اصل ہے خلقت جہان دنیا

جمع خاطر ہو تو یکجا یہ مضامین کیجے
۵۳ دیکھی تضمنین بہت اک نئی تضمین کیجے

پردۂ کعبہ ہی گیسوے حبیب ذیشان
اوہین پاکیزہ مصلّا ہے نگہ کا دامان
اور محراب حرم کا ہی اوس ابرو پہ گمان
مردم چشم ہی بیٹھا ہوا اک ناظر خوان

زیر رخسار مبارک وہ خط ریش لطیف
۵۴ رحل ہے جسپہ کھلا رکھا ہی قرآن شریف

لو لگائی ہے یہی روشنی طبع دلا
نہین پروانگی باقی ہی مگر فکر رسا
شمع کافوری گردن کا دکھائی جلوہ
پر یہان جلتے ہین جبریل کے اندیشہ گیا

سر فرازی اسی گردن کو بہت زیبا ہی
۵۵ آتش حسن گلو سوز کا یہ شعلا ہے

بار کا دستہ وہ گردن ہے کہ فوارہ نور
کیسی مینا و صراحی کا یہان کیا مذکور
جسسے ڈوبی عرق شرم مین شمع طور
بزم تنزیہ کی کیلیے وسی مینا ے طہور

جسکی کیفیت اگر دیدۂ باطن مین نہ آئے
۵۶ خلد مین شربت دیدار حق اچھو ہو جائے

بال گردن پہ جھکا دو تو ہوا یہ روشن
ہی تجھے کس لیے اے خامۂ ایجاد الجھن
کہ شب فکر مین افروختہ ہین شمع سخن
انتخابی ہین سبب اشعار بیاض گردن

ہر شب بروز چہ آشفتہ بسر مے بردی
تاکہ مسودہ گیسو بہ بیاض آوردی

صفت مہر نبوت کا بیان ہو کیونکر
مہر کی پشت کے نقرون سے یہ حق ہی بلکہ کر
خامشی مہر دہن اور سخن ہی ششدر
کہ ہوا نامۂ پیغامبری ختم اسپر

ہوئے پھر بھی جو سیہ دل تھی گمراہ
۵۸ ختم اللہ علیٰ قلبہم انا عند

مہر انور کی جو معلوم ہو حرف تمام
راست ہی دعوی مقصود نبی دین سلام
کلمۂ اوس سے نمایان تھا نہین جن کا کلام
ایک ہی مہر شہادت مین لکھی دو نام

نئے انداز کی یہ مہر ہوئی عالم گیر
۵۹ ایک سکے مین کھدا نام شہنشاہ و وزیر

دست رنگین کی صفت بار خدا یا کیا ہے
طوطئ ناطقہ اس باغ مین چپ بیٹھا ہی
شاخین نکلین جو کھون شاخ گل رعنا ہے
بلبل طبع کو غنچہ کی طرح سکتا ہے

ہاتھ باندھے ہوئے جبریل کھڑی رہتی ہین
۶۰ دست گلچین کو یہان دستہ گل کہتے ہین

ہاتھ کھینچے ہے مصور ہی رنگ ہی معنی کا فرق
کلک نے لوح فی جب صفحہ کی بخشی رونق
قلم انگشت ششم ہی کف افسوس ورق
ہو گیا سینۂ عطارد کا بھی حسرت سے شق

رنگ و بو ظاہر و باطن کی سب یکجا ہو کر
۶۱ میرے ہاتھون پہ تصدق ہوئی گجرا ہو کر

پنجۂ دست آپکا ہی یا کوئی خمسے کا بند
وہ نگلی ہر ایک تا وہ مصرع موزون و بلند
طبع استاد ازل بھی ہے عجب نازک پسند
اوہ نگلی کہہ سکتے نہین جسپہ نہین دانشمند

مجھکو فخر صفت پنجۂ اقدس بس ہے
۶۲ اس مسدس کے شرف کو یہ مخمس بس ہے

گو کف دست منور کو مین کہتا ہوں ماہ
غور کیجے تو یہ تشبیہ نہین غلط خواہ

۴۱
روبرو آئی جو آئینہ تو اک سکتا ہو — شمع کو بھی ہو اپنی جگہ جو کچھ پروا ہو
شامت آجائے جو خورشید کو یہ سودا ہو — صبح ہو جائے قمر حسن پہ گر شیدا ہو

حشر برپا ہو جو کنعانی مقابل آئین
چرخ پر سورۂ یوسف کو ملک لیجائین

۴۲
روبرو جلوۂ خورشید کی سایہ کیا ہے — سامنے شمع منور کے اندھیرا کیا ہے
عاقلو غور سے دیکھو کہ یہ نکتہ کیا ہے — امّی ہونے مین بھلا آپکے شبہہ کیا ہے

کوئی تدبیر تو پڑھنے کی بجا ہی رہی
نور رخسار سے حرفون مین سیاہی نہ رہی

۴۳
لب جانبخش کی تشبیہ دم عیسی سے — دی تو دم دیتے رہے گرچہ مسیحا مجھکو بھی
آبحیوان نہ کہا خضر نے گو چھینٹے دیے — اب فقط رنگئی خورشید کے جھونکے شوخ

کہون یاقوت تو وہ باتین یہان پائی نہین
لعل سمجھون اوسے آنکھین مری پتھرائی نہین

۴۴
فکر و ضعف دو دندان مین گیا سارا دن — رات بھر تارے ہی گنتی رہی سمجھے محسن
جسکی تشبیہ نہوا اوسکی صفت کیا ممکن — یہی ثابت ہے کہ سیارے ہین ثابت لیکن

غور سے دیکھیے تو شبہہ کے یہ چھائی ہین
یا لب ساغر افلاک کے تبخالے ہین

۴۵
قطرہ جب سایل تشبیہ ہوا ورو گہر — آیا دامن مین لیے گو در یتیمی گوہر
پانی پانی مین ہوا جوش مروت سے مگر — معنی تازہ طبیعت سے کھلے یونہی اگر

کہ درین قطرۂ سایل نم لاتقنطو نیست
در پئے در یتیم آیۂ لاتقنطو نیست

۴۶
اک تبسم سے کلید در جنت ہے یہان — ہوئی غفار کی دندانہ تشدید عیان
نامۂ بخشش امت ہے جو حضرت کی زبان — لفظ اللہ سر نامہ ہے سلک دندان

نامہ ملفوف لبون مین ہے بطرز دلخواہ
ہے لفافہ پہ خط پشت لب انشاء اللہ

۴۷
اے سخندان کہے اسرار دہن کس سے بیان — اگ گیا خاک مین جو چشمۂ آب حیوان
سوچ پہونچی نہین حقۂ گوہر کو سمجھکر تنگ دندان — درج یاقوت بھی ہے آتش حسرت کا دھوان

رنگ غنچہ کا اوڑا گل کی تعلی چھوٹی
سنہ پہ پستہ کے ہوائی پہ ہوائی چھوٹی

۴۸
کوئی کہتا ہے کہ اوسکو شکرستان کہیے — کوئی کہتا ہے ملاحت کا نمکدان کہیے
خضر بولے کہ اوسے چشمۂ حیوان کہیے — اور سلیمان نے کہا خاتم یزدان کہیے

ہر جگہ مشتہر اوسکا لقب تازہ کیا
حقتعالی نے اوسے صاحب آوازہ کیا

۴۹
غنچے نے پیش کیے گرچہ ہزارون مضمون — گفتگو اسمین ہے ہوئی مری طبع زبون
مین شگاف قلم صنع اوسے کیون نہ لکھون — جس سے ظاہر ہوا سر خفی کن فیکون

شعرا نے اوسے کیا جانیے کیا کیا سمجھا
اسم اعظم کا مگر ہمنے معما سمجھا

۵۰
ریش مرسل کو نبوت کا رسالہ کہیے — کشش خط شکست دل اعدا کہیے
سر فرمان خدا کا خط طغرا کہیے — کلک تقدیر کا یا خط شفیعا کہیے

اسکی رودار لیے اللہ نے بخشا ہمکو
ہے شفاعت کی سند خط شفیعا ہمکو

۵۱
رخ پرنور ہے قرآن کا پہلا نسخہ — ہاتھ سے اپنے جب خلق مصنف نے لکھا
مشکل اتر بسکہ تھا مضمون دہن کا نکتہ — اسلیے حاشیہ لکھا ہے خط رنگین کا

نقشہ ابرو کا دکھائے جو عطارد لکھکر | سہو تیغ سے مریخ کی ہو دو پیکر

جواب میں بھی جو وہ زہرہ سی جبین پیش آئے
مشتری طالع کنعان کی زحل ہو جائے ۳۱

دیکھو ہم پہلو پیشانی انور ابرو | ہیں اسی آئینہ صاف کے جوہر ابرو
ابرو دم خنجر ہیں سقر ابرو | موج دریائے شجاعت ہیں سراسر ابرو

سے کامل میں ہلالوں کی یہ تصویریں ہیں
یا کھینچیں معرکہ بدر میں شمشیریں ہیں ۳۲

ایک گوشہ خفی ہے پا بیں وہ ابروئے سیاہ | کہ نظر آتی ہے وقت غضب شاہنشاہ
طرفہ تشبیہ یہ سوجھی ہے سخندان کی نگاہ | الف اسم چھپا ہوئی ہے بسم اللہ

لفظ و معنی میں عجب ابروؤں کے طاق ہوئے
الف طاق چھپایا تو عدد طاق ہوئے ۳۳

رگ جو کانٹا ہے تو شاہین ترازو ابرو | مردمک سنگ ہے اور پلہ ہے چشم دلجو
آنکھ پر چاہے اگر جانب امت ہر سو | صاف رکھی رہے میزان قیامت کیسو

آپ پلہ پہ ہمارے ہوں تو کیا کھٹکا ہے
مردم چشم کہیں ہم نے اسے تولا ہے ۳۴

طرفہ مضموں ہے جھی پیش نظر آیا ہوگا | منظر چشم نبی پر کبھی ڈرا کیجیے نگاہ
ایسی نرگس کہیں دیکھی ہے نہ بادام سیاہ | چشم ہے بند درِ عجب آنکھ ہے ماشاء اللہ

لاکھ اگر اچھی سی اچھی کوئی تشبیہ کہے
چشمکیں مارے سخن گو نظر فیہ سے کہے ۳۵

اک نیا نسخہ نکالوں اگر اپنے جوہر سے | صفحہ پر چشم کی آنکھیں جیسے انبار سے
پلکیں اکسیر کی بوٹی ہیں سنا اکثر سے | بوٹہ چشم پہ آنکھ رخ انور سے

صدقے اے دولت بیدار ترے سونے کے
ڈھیلے آنکھوں کے نہیں ڈھیلے ہیں یہ سونے کے ۳۶

گوش پر نور ترے زلف شب آسا مستور | انہیں دیکھو کبھی دیکھے تو سحر کا نور
رنگ گالوں کے صباحت کے چمن میں کافور | کہے گل ہے کہ ہوا ہوں ٹھہر سر حضور

گوہر وصف سے گرد امن دریا پر ہو
یوں صدف سے کہے موتی کہ بس اب چل دور ہو ۳۷

سر فلک گوش قطب گرچہ یہ تشبیہ ہے تیز | چشم کا ہے یہ اشارہ کہ گرد اس سے گریز
ہے زمیں کعبہ ابرو کی بری مردم خیز | رخ کی میداں میں ہرا کے فرد ہے شمس تبریز

گوش و بینی کو سبھی دیکھ کے سب کہتے ہیں
قطب و صاحب انفاس یہاں رہتے ہیں ۳۸

بینی اقدس شاہنشہ عالی منظر | آب آئینہ رخسار کی ہے موج انور
خوبروئی کا بلندی پہ ہمایوں اختر | یوسف حسن کا معراج ہے یا پیش نظر

صفحہ خدِّ مبارک پہ الف بینی ہے
دیکھنا عارض انور کا خدا بینی ہے ۳۹

صورت چشمہ کوثر ہے لب جان پرور | نخل بادام وہ بینی ہے لب جو ثمر پر
شاخ اوس نخل کی ابروئے جناب اطہر | اور اوس شاخ میں نتھنیں مبارک ہیں ثمر

دل عارف اوسی کے سایہ میں دم لیتا ہے
نور ایماں اسی سایہ کے قدم لیتا ہے ۴۰

چشمہ مہر ہے اس گردن پر رونق ہے | صفحہ ماہ تک انگشت قلم سے شق ہے
وصف رخسار ادا کر سکا ہر جو حق ہے | رنگ رخسار سحر سے سبب جسکے فق ہے

مطلع صبح بیاضی ہے کہ نورانی ہے
حسن مطلع یہ مگر فرد ہے لاثانی ہے

سایۂ زیبا ہی نتھا آپکے قامت کے لیے
روشنائی تھی یہی مہر نبوت کے لیے ۲۰

جسم محبوب خدا نور کا اک پتلا ہے
اوسکی قامت کو بھلا سایہ مناسب کیا ہے

سایۂ حق وہ شہ منزلت طٰہٰ ہے
سچ ہی محبوب جو لاثانی ہے وہ یکتا ہے

لاکھ عاشق ہوں مگر طلعت محبوب نہیں
ظل حق ہو تو ہو پر ظل نبی خوب نہیں ۲۱

قد کی اوصاف رکھو یاد نہ بھولو بخدا
آب آئینۂ باطن سے وضو کرلو ذرا

سجدۂ سہو نہیں الیسی عبادت بخدا
انی وجہت کرو نیت صلوٰۃ ادا

اوٹھ کھڑے ہوئیے تعظیم دم طاعت ہے
یہی تکبیر میں عشاق کی قد قامت ہے ۲۲

عرش پر کرسی بچھا ہے طراز بن بسا
اے فلک فکر باندازۂ ہمت ہی بجا

اب بیان آہ مضمون ہے کہ دہی کوچہ
تو وطوبیٰ و من و قامت محبوب خدا

قد بے سایہ مری چشم تمنا میں رہے
سایہ طوبیٰ کا ترے عالم بالا میں رہے ۲۳

راستی جوہر آئینۂ ایمان ہے دلا
دیکھو دونوں الف اوسکے تو کھلا یہ نکتا

کہدی ایمان ہے کہ وہ قد الف ہے بجا
ایک احمد کا الف ایک اللہ کا ٹھہرا

سر یہان حدوث و قدم اول کو عبور
دوسرا وادی ایمن میں ہے شمع سر طور ۲۴

سر اقدس ہے حباب لب دریائے قدم
میم احمد کا ہی دامان احد سے منضم

درۃ التاج ہی اس بحر کا یہ قطرہ نم
یون حدوث اور قدم ایک ہوئے ہیں باہم

قطرہ بگر بیست کہ از بحر جدا ایم ہمہ
بحر بر قطرہ بخندید کہ ما ایم ہمہ

۲۵ لیے امت کے گناہ آپنے اپنے سر پر
دن گنے جاتے ہیں کب روز شماری نظر

بخشش حق ہو نہ ہم پر تو جبھی کیونکر
زلف مشکین کو دکھا کر جو کہیں پیغمبر

ہان چلو حشر کے بازار کا سودا دیکھو
نقد سرمایۂ امت کا سیاہا دیکھو ۲۶

سایہ ہی فرق ہمایون پہ جناب حق کا
عالم غیب کا سردار ہوا جلوہ نما

پر وبال افسر شہ پہ نہیں کھولے ہما
نہیں سرکار یہ سلطان حبش کی ہے شما

گیسوئے سرور کاکل پہ پیچ و خم سرور ہے
نہ ختن ہے نہ ختا ہے نہ یہ عنبر سر ہے ۲۷

خمہ شنویس ازلی کا ہی دو پرزور قلم
اہل ایمان کے لیے تو کہہ شاہ امم

کہ ہر اک حرف ہے اوسکا سند مستحکم
خط گلزار میں ہے سر خط گلزار ارم

کوچۂ خلد نظر آنے لگا دنیا میں
خوب فرد و سیہ لکھا ہی خط طغرا میں ۲۸

رخ پر نور کا ہی کاکل شبگوں سے ظہور
سنبلے میں ہے عیان جلوۂ ماہ پر نور

دیکھ لو دامن عیسیٰ کے تلے شعلۂ طور
ابر رحمت میں ہے خورشید قیامت مستور

شب معراج میں ہے شمع تجلی روشن
لیلۃ القدر میں ہے نور الٰہی روشن ۲۹

وصف پیشانی میں حق تا قلم سر زرین
مصحف گل ہی رخ خاتمہ نسخہ دین

لوح بسم اللہ ابرو جبھی بے یقین
سورۂ فاتحہ مصحف گل ہے وہ جبین

گلشن عالم تنزیہ یہ رخ زیبا ہے
اوس گلستان مقدس کا یہ دیباچا ہے

۳۰ ہیں دو ابروے نبی بیت حسین الورٰی

طاق یا خانۂ خورشید کی آنکھ میں نظر

روشنائی کی یہ ترکیب ہے شمع بیدود | جسکی ترتیب کو ہے جبرئیل امین بھی موجود
گوند ہو شجرۂ طوبیٰ کا بقدر مقصود | پانی لیں چشمۂ کوثر سے مگر طرف کی درود

صورت دیدۂ موسیٰ ہو پر انوار کھرل
شمع سے طور سعلی کی اور آئین کا جبل ۱۰

رنگ شنجرف کا بھی اب کوئی ساماں کیجیے | لالہ زار اپنے سخن کا چمنستاں کیجیے
خضر علیہ السلام کو سالک آب زر پر مرجان کیجیے | لعل کیواسطے تسخیر بدخشاں کیجیے

وقت ہے بر ہمی انجمن گردون کا
کہ شفق پر بھی ارادہ ہے مرا شبخون کا ۱۱

اور کاغذ کا تو ہمنے عجب انداز کیا | پردۂ چشم کو قرطاس خدا ساز کیا
کھینچی تصویر اوسی جلوہ گہ ناز کیا | چوم لوں ہاتھ میں اپنی عجب اعجاز کیا

شعلۂ طور کا کاغذ پہ کھچا نقشا ہے
خاک انگارہ کف دست ید بیضا ہے ۱۲

کیوں نہ سو جان سے ہو گلزار بہار معنی | محو رنگینی تصویر سراپائے نبی
یہ وہ صورت ہے کہ دیکھی نہ سنی ایسی کبھی | تھی یہی شکل مقدس کہ ازل میں جو کھچی

نازسے خامۂ قدرت نے کہا واہ رے میں
اور تصویر یہ بول اوٹھی کہ اللہ رے میں ۱۳

کیسی تصویر کہ ہے صبح بہار امکان | کیسی تصویر کہ ہے آئینہ پرداز جہان
کیسی تصویر کہ ہے لوح و قلم نور افشان | کیسی تصویر کہ ہے کلک مصور نازان

کیسی تصویر کہ سب صل علیٰ کہتے ہیں
کیسی تصویر کہ سب جل و علیٰ کہتے ہیں ۱۴

کیسی تصویر جسے کھینچ کی نقاش ازل | خود لگا کہنے کہ ہر وصف ہے میرا افضل
تیری صورت سے کھلے معنی ما قل و دل | انبیا شرح مفصل ہیں تو ہے متن مجمل

تو ہی خورشید ترے سامنے انجم ہیں نبی
تو ہی شمسیہ تصویر ہیں تو سب ہیں قطبی ۱۵

تو ہی داؤد نغم تو ہی سلیمان خاتم | فکر تیکے ہی تو ذکر زکریا ہر دم
تو ہی جماعت خاص خلیل و برکات آدم | شکر یعقوب ہے دصبر ایوب بہم

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ۱۶

بولے جبرئیل کہ تجھپر ہوئی ختم تکمیل | آدم و نوح علیہ السلام کی بخشش تجھے اوصاف جمیل
خضر و الیاس کا رتبہ شرف اسمعیل | اور سوا اسکے بھی اے سرِ قدیم خلیل

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ۱۷

دیں بیکار اکہ مرے گھر میں اوجالا کردی | طالع خفتہ کو ہمچشم زلیخا کردی
مثل مردہ کے پڑا ہوں مجھے زندہ کردی | دستگیری مری فرما مجھے برپا کردی

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ۱۸

کنویں جھانکا کر دن کنعان کے تو سودا ہی مجھے | طور پر جاؤں تو نا حق کا بھٹکنا ہی مجھے
غبطہ ہی گر سر اعجاز مسیحا ہی مجھے | سچ تو یہ ہی کہ ترے گھر میں کمی کیا ہی مجھے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ۱۹

واہ تصویر ہے جس حق کی قسم یہ تصویر | ہے دل و جان سل فخر امم یہ تصویر
بسکہ آئینۂ وحدت میں ہے ختم یہ تصویر | عالم نور ہے سر تا بقدم یہ تصویر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سراپاے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱
للہ الحمد شب غم نے اوٹھایا بستر
مژدہ اے دل کہ ہوا نور خدا پیش نظر
مرحبا طالع بیدار مبارک ہو تجھے
بارک اللہ طبیعت کا ہے رنگ دگر

گر نہو پاس ادب تو مجھے کچھ دعوی ہے
سجدہ کرتے ہیں ملائک مرا وہ رتبہ ہے

۲
لامکان تک لیے جاتی ہے مجھے طبع رسا
لڑ گیا عرش کے پایہ سے سخن کا پایہ
ہو رہا ہے صف ارواح میں میرا چرچا
خیر مقدم کی چلی آتی ہے ہر سو سے صدا

بزم قدسی کا بلایا ہوا مہمان ہوں میں
ملک آنکھوں پہ بٹھاتے ہیں وہ انسان ہوں میں

۳
آج کس دھوم سے خدام سخن آتے ہیں
تنگی بزم جہاں دیکھ کے گھبراتے ہیں
مسند یں فکر کی محفل میں بچھا جاتے ہیں
گاؤ تکیہ کرۂ ارض کا اوٹھواتے ہیں

جشن کا روز ہے معنی کے شہ اقدس کا
اور اونچا کرو خیمہ فلک اطلس کا

۴
ہم دکھاتے ہیں طبیعت سے تماشے کتنے
حل کیے غنچۂ خورشید سے نکتے کتنے
عالم نور میں چھوڑ آتے ہیں شوشے کتنے
عقد پروین کے لکھے ہیں معمے کتنے

سادہ کاغذ ورق مہر درخشاں ہے آج
دست پر نور عطارد میں قلمدان ہے آج

۵
یوں خرامندہ بشوخی قلم رعنا ہے
بال پرواز پری چٹکیوں میں اوڑتا ہے
موج ہے جس سے خجل غرق عرق دریا ہے
آہوے شوخ ہے کیا کبک خراماں کیا ہے

کوئی شاخ آہوؤں کی جلوہ گری میں تو نہیں
کوئی سرخاب کا پر کبک دری میں تو نہیں

۶
رنگ گلزار معانی کا عجب عالم ہے
برگ گل چاند کے ٹکڑے سے بھلا کیا کم ہے
غنچہ کو دیکھیے تو صبح کا بھرتا دم ہے
سرو رعنا نہیں آئینہ قد آدم ہے

ہر شجر شمع تجلی ہے لگن تھامے لیے ہیں
نام ظلمت نہیں لاتے کہ یہاں لائے ہیں

۷
سطر سنبل گل تر حرف ہے غنچہ نقطہ
طوطی بولا مرے خامہ کا میان شعرا
کاغذ مشق ہے اک سیر چمن کا تختہ
کیوں نہو آج میں لکھتا ہوں سراپا کس کا

جسکو گلدستۂ باغ ابدیت کہیے
خندۂ صبح بہار احدیت کہیے

۸
گیسوے حور قلم ہو کی نئی خامہ ہو
کہو رضوان سے کہ لادے مجھے شاخ شب بو
کہ ہوں آراستہ تصویر نگیں گیسو
کہ شب فکر میں ہے نکہت مشکیں ہر سو

منشی دفتر اعلےٰ کا کرم کافی ہے
مشق کرنیکو مرے لوح و قلم کافی ہے

ہاتھون ہاتھ اوٹھائینگے زلیخا طبیعت ان یوسف طلعتون کو چاہ سے آنکھونمین پتلیون کی طرح بٹھائینگے پس حسب الارشاد صاحب موصوف وبموجب فرمان شائقان معروف فقیر حقیر نے اس امر کی تعمیل کو سعادت دارین جانکر اصل نسخہ سراپای خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جناب مولوی صاحب مدظلہ العالی سے لیا اور مثنوی صبح تجلی ودیگر قصائد نعتیہ ساتھہ اسکے شامل کیا اور اس مجموعہ کا نام گلدستۂ محسن رکھکر بڑی کوشش اور اہتمام سے نہایت سعی وانتظام سے جناب فیضمآب منبع فتوت ومخزن مروت چشمۂ لطف وکرم صاحب الاہمم مشہور نزدیک ودور جناب منشی نول کشور صاحب مالک مطبع اودھ اخبار کی خدمت فیضدرجت مین بوساطت مجمع خوبی ومرجع خوش اسلوبی سلیقہ شعار ستودہ کردار جناب منشی بشیشر دیال صاحب کے گذرانا جناب موصوف نے نظر بر افادۂ عام اسکو زیور طبع سے مزین فرمایا فدوی نے حق تالیف مالک مطبع کو ہبہ کیا اس لیے کوئی صاحب بدون اجازت صاحب مذکور کے قصد طبع کا نفرمائین نفع کی امید پر نقصان نہ اوٹھائین اور جسقدر نسخہ مطلوب ہون مطبع اودھ اخبار سے منگوائین اور جو حضرات اسکے مطالعہ سے سعادت اندوز دارین ہون لازم ہے کہ اس عاصی پر معاصی اور مصنف صاحب کو دعای خیر سے فراموش نفرمائین

✤ بر کریمان کارہا دشوار نیست ✤

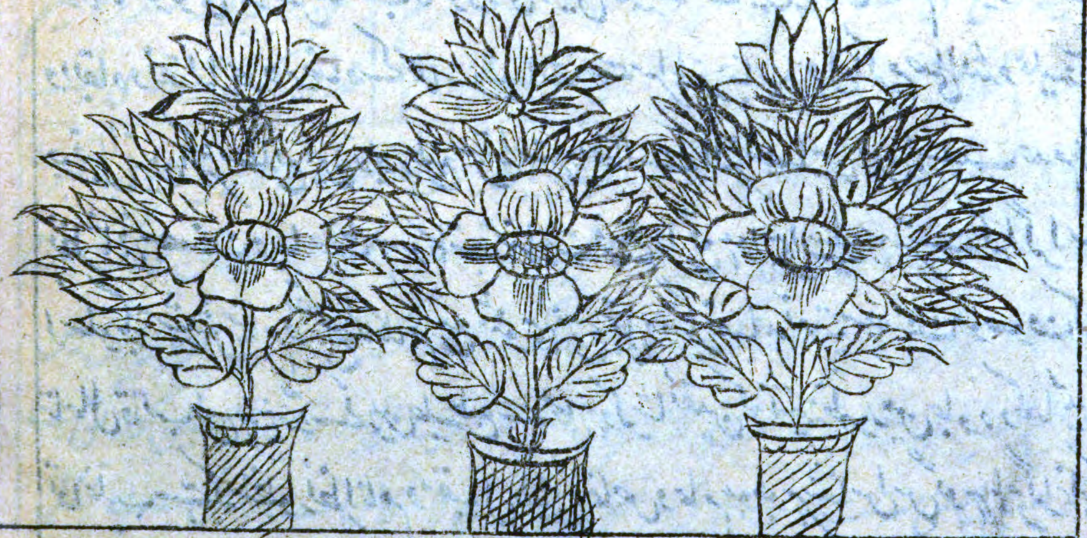

اسیواسطے عق نی دلکی ہی زبان	کہون نعت احمد سی رطب اللسان	وہ محبوب حق خاتم المرسلین
سپہر نبوت کا مہر مبین	تھا بی سایہ جسم اوسکا جون نور پاک	کہون حسن پر اوسکے روحی فداک
بیان کرسکے کیا زبان قلم	ترا مرتبہ اے شفیع امم	پڑھون تجھپہ صلوات شام و سحر
بھی سب آل اور تیری اصحاب پر	بعد حمد پروردگار اور نعت احمد مختار و منقبت آل و خامہ اصحاب کبار	

بندہ خاکسار کمترین گنہگار امیدوار مغفرت آمرزگار احقر العباد اللہ الصمد غلام احمد المتخلص بسیفی عفی اللہ عنہ
ابن المرحوم المغفور محمد سعید جعلہ سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ خدمات بابرکات مین جمیع شائقان
جمال ولادت حضرت رسول اکرم و مشتاقان جمال باکمال خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
مژدہ رسان ہے مرحبا گویان ہے کہ بندے کے ایک محب خاص مخلص بااخلاص شیفتہ جمال مصطفوی
و جان نثار دودمان مرتضوی دوست والامنش مجموعہ دانش و بینش جناب خورشید حسن صاحب
المتخلص بہ طپش ساکن مدراس کی خواہش ہوئی اور دوسرے چند احباب کی فرمایش ہوئی کہ فدوی
کے اوستاد جناب کمالات انتساب اکمل الکملا افضل الفضلا کشاف دقائق معقول و
منقول حلال غوامض فروع و اصول ابلغ البلغا افصح الفصحا بلبل گلستان ثنای نبوی عندلیب
گلزار مدیح مصطفوی شاعر نازک خیال ناظم عدیم المثال ہم رتبہ حسان و ہمیری مداح سرور قلم و پیغمبری
عاشق صادق نبی مقبول محب واثق اہلبیت رسول جناب قبلہ و کعبہ مخدومی و اوستادی حضرت
مولانا مولوی محمد محسن صاحب کاکوروی وکیل محکمہ عدالت مین پوری ادام اللہ فیوضاتہ و احسانہ
و ابقاہ و فقہ لما یحبہ و یرضاہ کے کلمات طیبات سے سراپای جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
جو قبل ازین اکثر مطابع مین زیور طبع سے آراستہ ہوا تھا اسکے اکثر مضامین مین بسبب عدم لحاظ
نظر ثانی مصنف و بباعث سہو کاتب نہایت فرق واقع ہوا ہی اسلیے بہتر ہے کہ اگر اب
اسکو بکوشش تمام و تصحیح بلاکلام مع مثنوی صبح تجلی و دیگر قصاید نعتیہ مصنف موصوف کہ جو
تاحال قالب طبع مین نہ درآئے ہین حلیہ طبع سے محلی ہوکر شائقین کو آئینہ ظہور مین جلوہ دکھائین
تو اغلب ہے کہ منظور نظر انام و مقبول طبائع خاص و عام ہو جو ہر شناس اس گوہر بے بہا کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس فراوان اوس محسن حقیقی کو سزاوار ہے کہ جسکے احسانات بی نہایات کا دریا ناپیدا کنار ہی
فرد توانند کس از ماہیت او آشنا گشتن ❊ کہ باشد بحر احسانش محیطِ عالم تکوین ❊
سبحان اللہ عجب اوسکی قدرت ہی کہ اس خاکدان بے ثبات کو زادہ عدم سے عرصۂ وجود مین لایا
تعالی اللہ طرفہ اوسکی صنعت ہی کہ انسان ضعیف البنیان کو جوہر عقل سے آراستہ کر کے خطاب
اشرف المخلوقات عطا فرمایا عجب وہ خداوند کارساز ہے کہ جسکی کارسازی بی نیازی ہی نظم

شہ لاشبیہ و شریک لہ
محیط و علی کل شئ قدیر
معین الخلائق جمیل الخصال
مبرا ز نقص و معرا ز عیب

الہ الصمد وحدہ وحدہ
کریم و وحید و غفور و رحیم
مبین و ذوی القدرۃ و ذو الجلال

سمیع و بصیر و علیم و خبیر
حمید و محیط و عزیز و حکیم
خداوند کونین و دانای غیب

اور نعت بے پایان اوس حضرت خاتم الانبیا محبوب کبریا
رہبر و مراحل سبحان الذی اسری گوشہ نشین قاب قوسین او ادنی صاحب تاج لولاک سیاح
افلاک ہادی منہاج ما عرفناک سالک مسالک ما عبدناک منبع کرم شفیع امم طائر عرش نشین
رواج بخش دین متین جناب احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و علی آلہ و صحبہ اجمعین کو لائق ہے
کہ جسکی پستی منزلت اوج عرش اعظم بلکہ بلندی لامکان سے فائق ہے نظم

INDIAN INSTITUTE

Gooldasta Mohsin

يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

الحمد للہ کہ درین ہنگام میمنت انضمام کتاب لاجواب مجموعۂ قصائد فیض انتساب
تحفۂ مقبول جناب سرور انام و ہدیۂ منظور نظر اہل اسلام مسمی بہ

گلدستۂ محسن

۱۲۹۵

خاتم المرسلین

از تصانیف شریف کلیم طور سخندانی خلیل گلزار رنگین بیانی بلبل نواسنج بوستان
سخنوری جناب مولوی محمد محسن صاحب کاکوروی وکیل عدالت مین پوری

مطبع نامی منشی نولکشور مین بتازگی از طبع انوار ہوا

Guldastah-ē-Muḥsin.

Indian Institute, Oxford.

The Lucknow Sparks Library.

Presented

by

Munshi Newul Kishore.